الحمد للہ

قصیدہ مبارکہ غوثیہ مع ترجمہ منظومہ

جسمین ہر شعر کا صاف ونفیس ترجمہ ایک شعر مین اور ہر
شعر کے ساتھ دو بیتین اوسکے مناسب عرض مطلب مین ہین

مع رسالہ

الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ

جسمین دس جلیل وعظیم نکات متعلق عربیت قصیدہ مبارکہ غوثیہ
ایسے افادہ ہوتے ہین کہ اس رسالے کے غیر مین نملینگے مع ذکر
بعض فضائل حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ

ہر دو تصنیف لطیف

صاحب تصانیف کثیرہ وتالیف عزیزہ عالم محقق فاضل مدقق حامی سنت
ماحی بدعت فقیہ امجد محدث ارشد وارث العلم اباً عن جد فاضل
ابن الفاضل ابن الفاضل جناب مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب
محمدی سنی حنفی قادری برکاتی مدظلہ ودام فضلہ

مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

بار اول — ایکہزار جلد — قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ **المحی القادر** الکبیر المتعال - الذی سقی سیدنا کأسات **الوصال** - وتوج ملکنا بتیجان الکمال - والصلوۃ والسلام علی نبینا المصطفی **عبد القادر** العظیم النوال - **الغوث** الغیث الوھاب الامال - والہ وصحبہ خیر صحب وال - **وابنہ** الجلیل الجمال الجمیل الجلال - الذی جعل **قدمہ** بالامر القدیم علی اعناق الرجال - واشہد ان لا الہ الا اللہ شہادۃ تحصل الامال وتصلح المال - وان **محمدا** عبدہ ورسولہ سید السادات و مولی الموالی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہم بتواتر وتوال - الی ابد الاباد من ازل الازال - وعلینا معہم یا مجیب السؤال - اٰمین اٰمین اما بعد

منتصف ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجریہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ کو حیدر آباد دکن صینت عن الشرور والفتن سے مولٰنا المکرم ذی الفضل الفخیم مولوی شاہ محمد ابرہیم قادری برکاتی مدراسی حیدر آبادی سلمہ القادر تعالی الی الاباد کا لطف نامہ فقیر نے حقیقت سنگ کوتے قادریت عبد المصطفے احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی

بریلوی آغرقه الله وکل من یلیه فی بحار ولاء ولیه ووالیه کے نام بابن خلاصہ
بسم الله خیر الاسماء قبلہ گاہی مدظلہ العالی۔ تسلیم بصد تکریم۔ جناب مولٰنا
مولوی محمد وکیل احمد صاحب سکندرپوری آداب تسلیمات عرض کرتے ہین
اندنون قصیدہ غوثیہ سقانی الحب کاسات الوصال کی شرح اردو مین تحریر
فرمارہے ہین اور بعض لوگ جو اس قصیدے کی عربیت کے پیچھے پڑے ہین او انکار نہ
اچھی طرح سے کررہے ہین اسلیے فقیر کو فرمایا ہے کہ حضرت کو اسباب مین اطلاع
کیجائے اس قصیدے کی نسبت حضرت کا کیا منشا ہے اور مخالفین کا کیا جواب۔
جناب مولٰنا مولوی وکیل احمد صاحب فرماتے ہین آپ حضرات قدمی ھذہ کے شرف سے
ممتاز ہین تو کیا ہم اس سے بھی گزرے کہ حضرت غوث پاک کے قصیدہ کی شرح کرین اور
منظور بارگاہ غوثیہ ہون یہ قصیدہ ایسا ہے کہ ہمارے والد ماجد اور تمام خاندان سکندر
پور اسکا عامل ہے جب اسکی نسبت لوگونکو شبہہ ہے تو اسکا دفع ضرور ہے آداب و
تسلیمات مہدی باد۔ مولوی صاحب ممدوح دام بالفتوح نے آیۂ کریمہ وشاورھم
فی الامر پر عمل فرمایا و شعر ؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا ✤ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ✤ از آنجا کہ آجکل فقیر اپنے مجموعۂ فتاوے مسمٰی بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی
الرضویہ کی جمع و تہذیب اور رسائل مسودات حضرت والد قدس سرہ الماجد کی تبییض و
ترتیب اور اپنے رسائل کثیرہ کی تصنیف اور صفائح اللجین فی کون التصافح
بکفی الیدین وغیرہا رسائل جدیدہ کی تصنیف مین مشغول تھا قصد کیا کہ بنہایت
اجمال اپنی رائے ظاہر اور چند سطر مین ایک مختصر جواب حاضر کرے ۲۵ ذی الحجہ روز جمعہ
مبارکہ کو اسطرف عزم کیا سرکار فیض بار حضور قادریت مدار علیہ رضوان الغفار کا نام پاک

سرکار اقدس سے نظر اول مین وہ جوشش فیضان ہوا کہ عنان قلم روکتے روکتے ایک موجز رسالہ کا سامان ہو الاجرم بیاض نامہ پر سواد خامہ کا احسان لیا اور بنام الزمزمۃ القمریہ فی الذب عن الخمریہ مسمے کیا سرو ناز بوستان قادریت سے اس زمزمۂ قمری کا قبول مسئول اور بنظر بندہ نوازی سکرو الا انشاء اللہ العظیم الاعلی اجابت سوال مرجو و ماسول ع بر کریمان کارہا دشوار نیست ۔ مولوی صاحب موصوف اگر ان اوراق عدیدہ کو پسند فرمائین اپنی شرح کا ضمیمہ بنائین ورنہ من و بضاعت مزجاۃ من

فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم || بندۂ عشقم و از ہر دو جہان آزادم

ھذا والحمد للہ المولی المقتدر ۔ والصلاۃ والسلام علی العبد القادر و آلہ وصحبہ الکرام الاطاہرین وھا انا اقول مجیبا للفاضل المولوی وکیل احمد السکندرفوری نورنا اللہ تعالی وایاہ بالنور المعنوی والصوری وجعلنا و اخواننا جمیعا من الذین لھم من الرب الرحیم حسن وعد مضی ومن النبی الکریم ذی الفضل العظیم احمد رضا فکان کفیلھم الاحمد والوکیل احمد علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام الی منتھی العدد و نھایۃ الابد سرکار عالم مدار قادریت عظم اللہ تعالی شانھا و اعلی مکانھا کیطرف قصیدۂ مبارکہ لامیہ خمریہ غوثیہ کی نسبت بیشک استفاضہ و شہرت رکھتی ہے مدت سے مشایخ اوسکا وظیفہ کرتے اور اجازتین دیتے اور ہزارہا خاص و عام اسی نسبت جلیلہ سے اوسکا نام لیتے ہین مولنا محمد فاضل کلانوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ معاصر سید علامہ سیدی احمد حموی صاحب غمز العیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر نے اوسکی شرح مسمے برموز خمریہ لکھی اور اوسمین

قصیدۂ مبارکہ غوثیہ ۱۲

ہر لفظ و معنے سے اس قصیدے کے کلام پاک حضور فرزند صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ فعلیہ وبارک وسلم ہونیکی شہادت دی سیدی ابو المعالی محمد مسلمی قدس سرہ
بعینہ شیخ محقق مولٰنا عبد الحق محدث دہلوی نے اخیر رسالۃ الصلاۃ الاسرار مین علاوہ
سلسلہ طیبہ علیہ عالیہ قادریہ سے شمار کیا اپنی کتاب مستطاب تحفۂ قادریہ مین
فرماتے ہین باب یازدہم آنچہ از احوال خود فرمودہ اند نقل است از حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہا میفرمود در مدرسہ خود ہر ولی بر قدم نبیے ست و من
بر قدم جد خودم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بر نداشت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
قدمے مگر آنکہ نہادم قدم خود بر آن موضع مگر در اقدام نبوت کہ راہ نیست در آن غیر نبی
را و در اشعار شریف خود نیز این مضمون لطیف را بیان فرمودہ اند ع وکل ولی
لہ قدم وانی ٭ علی قدم النبی بدر الکمال ٭ انتہی اسیطرح کتب مشایخ مین بہت جگہ
اسکا نشان ملیگا ایسے محل بلکہ اس سے اہم واجل مین اسقدر ثبوت پر قناعت ہوتی
اور اتصال سند کی حاجت نہین سمجھی جاتی ہے اُستاذ ابو اسحٰق اسفرائنی پھر امام اجل جلال الدین
سیوطی پھر سید علامہ احمد حموی غمز العیون مین کتب فقہ وغیرہ کی نسبت اجماع نقل
فرماتے ہین کہ لا یشترط اتصال السند الی مصنفیہا امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر
پھر علامہ زین بن نجیم مصری اشباہ والنظائر مین تصریح فرماتے ہین ہمارے زمانے مین
مجتہد سے نقل کے لیے سند ضرور نہین کسی کتاب معروف سے اخذ کافی ہے تحت اسکے کلام
سے معروف ہونے کے لیے تداول ایدی کا اشتراط مفہوم ہوتا ہے خاتم المحققین سید
محمد بن عابدین شامی رد المحتار حاشیہ در مختار مین اس شرط مین بھی کلام کرتے اور صرف تعدد
نسخ پر قناعت فرماتے ہین وھو حسن وجیہ یتعین المراجعۃ الیہ تو یہان تو اشتہار

تناسخ علما بین اتصال سند کی حاجت نہین

اشتہار وتداول ایدی و تعدد نسخ خارج عن العد سب کچھ ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ سے جو وقت وصال حضور محبوب ذی الجلال صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ کلمات جلیلۃ القدر منیعۃ الامر ماثور او احیاے امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج مکی وغیرہما مین عضلا ذکور چند فقرے او نسے شفاے امام علامہ قاضی عیاض مین بھی واقع ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے اوسکی تخریج احادیث مسمے بہ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا مین فرمایا لم اجدہ فی شیء من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی ضمن حدیث طویل وکفی بذلک سندا لمثلہ فانہ لیس مما یتعلق بالاحکام انتہی بالجملہ ایسی جگہ اتنا ثبوت کفایت کرتا ہے اسناد صحیحہ متصلہ یا تواتر حقیقی کی حاجت نہین ہان اگر کوئی کلام صریح مضادت شرع پر مشتمل ہو والعیاذ باللہ تعالے تو اوسے بے ثبوت شرعی کسی عام مسلمان کیطرف نسبت نہ کرسکتے نہ کہ جناب رفیع منیع علیہ رضوان الملک السمیع **فائدہ جلیلہ** جمراسمر یہی نکتہ اون سب جہالات بیہودہ کا درمان کافی ہے جو عوام زمانہ کے دو فرقہ مبطلہ مین شائع ہین بعض اشعار وکلمات کہ شرع مطہر کی صریح مخالفتون پر مشتمل اکابر اولیائے کرام قدست اسرارہم کیطرف منسوب سنکر یا کسی نامعتمد کتاب مین نسبت پاکر جہال معتقدین اون مخالفات کی تجویز وتشنیع اور ضلال منکرین اون منسوب الیہم پر طعن وتشنیع مین پڑجاتے ہین دونون صراط مستقیم سے دور اور افراط وتفریط کے نشئون مین چور وہ بزعم اصفیا واولیا اتباع شرع سے الگ کھڑے یہ بحیلہ اتباع شرع من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب کی آفت مین پڑے حالانکہ جب ثبوت وافی بتواتر کافی منعدم تھا راستا اون نسبت ہی کا رد وانکار واجب ولازم تھا امام مرشد الانام حجۃ الاسلام

لہ الحافظ ابن حجر مشائخ مین ...
اسکی اجازت دنیا ہی ایک
سلسلۂ سند متصل ہے
فائدہ نافعہ
احادیث فضائل وغیرہا بھی
احکام حلال وحرام مین نہین
فائدہ جلیلہ
... کلمات ...

محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی کتاب مستطاب احیاء العلوم پھر یہی فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح فقہ اکبر مین فرماتے ہین لا تجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق نعم یجوز[له] ان یقال قتل ابن ملجم علیا رضی اللہ تعالی عنہ وقتل ابو لؤلؤۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ فان ذلک ثبت متواترا فلا یجوز ان یرمی مسلم بفسق وکفر من غیر تحقیق الخ یہ نکتہ واجب الحفظ ہے کہ اوسکا حافظ بہت نا حفاظیون سے محفوظ رہیگا انشاء اللہ الحفیظ تعالی اب رہا قصیدہ مجیدہ کی عربیت پر کلام

اقول وباللہ التوفیق وبہ الاعتصام یہان چند نکتے قابل استماع کرام بعضہا املح من بعض فی المقام **نکتہ اولی** حق عزوجل نے انسان کو زبان اور زبان کو طاقت بیان دی کہ آدمی اظہار ما فی الضمیر کرے اصل مقصود اسیقدر ہے باقی سب زوائد خلق الانسان ۝ علمہ البیان ۝ وانما البیان ھو الاظہار اذ بہ یتبین المرام ویبین ای یمتاز عن غیرہ او یبلغ ای ینفذ عن ضمیر المتکلم الی سمع السامع بان ظہر وامتاز وانفرز وابان اظہر ومیز وافرز اور عربیت کے لیے مثل سائر فنون شعبے دو ہین علم وعمل علم اوسکا واجبات کفایہ سے ہے اذ بہ القدرۃ علی فہم الکتاب والسنۃ ائمہ مستنبطین وہداۃ ودعاۃ الی طریق الدین کو اوس سے بلکہ اوسمین مہارت تامہ سے چارہ نہین فان امر التکلم فی النصوص لا یتم الا بہذا الخصوص اور عمل یعنے کلام کو موافق ضوابط عربیت صادر کرنا اسکا ترک پھر دو قسم ہے ایک اخلال بواجب البیان یعنے وہ مخالفت جو مفسد کلام ومخل اصل مرام ہو جیسے ضرب زیدًا عمرو کی جگہ ضرب زید عمرا یعنے محل التباس مین فاعل کو منصوب مفعول کو مرفوع پڑھنا وانما قیدنا بمحل الالتباس اذ حیث لا لبس لم یکن اخلالا بواجب البیان وانما یکون

علم عربیت اور اوسکے تعلیم و مراعات و ترک مراعات کے احکام

[له] وقع ههنا فی نسخة شرح الفقه الاکبر الشائعة فی بلادنا تحریف شدید فنقل فیها لفظها هکذا لا یجوز ان یقال ان ابن ملجم قتل علیا ولا ابو لؤلؤة قتل عمر فان ذلک لم یثبت متواترا اه وهو باطل صریحا لا یخفی وانما الصواب ما نقلنا فلیتنبه ۱۲ ۱۲ منه

من القسم التالی کقولک ضرب لماء زیدًا حیث احاط السامع ببیان الکلام بل قد لا یکون من الاتی ایضا حیث بنی علی نکتۃ بدیعۃ کما ہو المذہب الراجح للبدیعیین فی القلب ومنہ قولہ علیہ السلام لما طیّنت بالفدان المیاعا۔ یہ قسم بیشک ناپسند و مذموم اور بے کسی لطیفہ ملیحہ یا ضرورت صریحہ کے اوسکا عادی عائد معاتب و ملوم دوسرا وہ جسکے باعث تغیر مراد وافساد مفاد نہو یعنی اخلال بواجب البیان نہو گا اگرچہ اخلال بواجب العربیۃ ہو کہ مقصود بیان یعنی بیان مقصود حاصل ہو جو اگرچہ قوانین عربیت کی موافقت مفقود مثلاً مثال مذکور مین ضؔ ضرب کو مکسور یا رؔ کو مضموم یا بؔ ساکن پڑھنا ولہذا ہمارے علما فرماتے ہین بجاے نعبُد نعبَد نعبِد مفسد نماز نہین بخلاف ضالّین بفتح لام کہ مغیر معنے ہے علی ما ذکرہ العلامۃ الشرنبلالی فی تیسیر المقاصد شرح نظم الفرائد حیث قال المصلی اذا لحن فی قراءتہ لحنا یغیر المعنی کفتح لام الضالین لا تجوز صلاتہ ثم قال اذا لحن ولم یغیر المعنی کفتح باء نعبد او کسرھا لا تفسد اھ قلت وفی الاولی نظر لمن تأمل و نظر اس قسم کا اعتیاد جب کہ باوجود علم و قدرت ہو اصلا نہ کسی کمال کا نافی نہ فضل کا منافی نہ ترک عمل عدم علم پر مطلقا دلیل کافی مثلاً امام فن سباحت اگر عمر بھر شنا کرے اور ہمیشہ ہنگام حاجت کشتیتو پر گزرے اس سے نہ اوسکا علم منتفی ہو نہ چراغ قدرت منطفی آزمنۂ متطاولہ سے حرمین طیبین زادہما اللہ زینا بعد زین بلکہ عامہ بلاد عرب کے خواص و عوام حتے کہ جہانِ فصحا و اعاظم علما محاورات روزمرہ مین وہ عبارتین بولتے ہین جن کا ایک فقرہ قوانین عربیت پر درست نہین ہوتا پھر اسکے سبب نہ اونکے علم و معرفت یا ملکہ فصاحت

ل قولہ بلا نکتۃ لاحتمال الحمل علی قتل شرب الماء زیدا فیکون من باب الشاکلۃ لے علی ابعام کان یاد شرب الماء و البیام شرب الماء زیدا ۱۲ منہ حفظہ ربہ

مین داغ آسکے نہ کوئی اونھین جہل وعجز کا عیب لگا سکے اعلم علمائے مکہ مفتی
جلیل حنفیہ حضرت سیدی عبد اللہ سراج مکی قدس سرہ الملکی سے مسئلہ پوچھا
گیا عرب کے لوگ آجکل قاف کی جگہ گاف بولتے ہین اگر کوئی شخص نماز مین یون پڑھے
تو نماز ہوگی یا نہین فرمایا ان یگد رلایجوز وان لم یگدر تجوز یعنی خود بھی یقدر کی
جگہ یگدر فرمایا پھر اس سے اوس سراج حرم پر کیا طعن یا اون کے لمعان کمال
مین کیا نقصان بحمد اللہ نص صریح لیجیے سید محمد بن عابدین شامی قدس سرہ
السامی رد المحتار مین نہر الفائق علامہ محقق عمر بن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے
ناقل لا اعتبار بالاعراب عند عامۃ المشایخ وھو الاصح لان العوام
لا یمیزون بین وجوھہ والخواص لا یلتزمون فی مخاطباتھم بل تلک
صناعتھم والعرف لغتھم ولذا تری اھل العلم فی مجاری کلامھم لا یلتزمونہ
اس علامہ محقق نے ربیع الاول سنہ ۹۰۵ھ نو سو پانچ ہجری مین انتقال فرمایا اور
صرف انھین نے نہین بلکہ انسے پہلے امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن
الہمام قدس سرہ نے بھی ایسا ہی ارشاد کیا فتح القدیر مین فرماتے ہین ھذا
الوجہ یعم العوام والخواص لان الخاصۃ لا تلتزم التکلم العربی علی صحۃ
الاعراب بل تلک صناعتھم والعرف لغتھم ولذا تری اھل العلم فی مجاری
کلامھم لا یقیمونہ اوس جناب فضائل مآب کا وصال شریف ہفتم رمضان شریف
سنہ ۸۶۱ھ آٹھ سو اکسٹھ ہجری کو ہوا تو ثابت کہ پانسو برس سے اکابر علما اپنے
محاورات ومجاری کلام مین مراعات عربیت کو پس پشت ڈالے ہوئے ہین
پھر کیا معاذ اللہ اسکے باعث انکی شان جلیل پر کچھ حرف آسکتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

اس نکتے سے مقصود اسقدر کہ با وجود علم و قدرت و حصول افادت مخالفت عربیت محل طعن و مضر نہین ولہذا الفاظ مین مناقشہ دابِ محصلین مستبصر نہین **نکتۂ ثانیہ**

یا ھذا علما کو غالبا اس ترک عمل پر باعث امر اہم و اعظم کیطرف شدت التفات اور امور زوائد کے ساتھ قلت مبالات ہوتی ہے کہ لفظ قالب ہے اور معنی روح متوجہ روح کو تزیین بدن سے چنداں کام نہین ہوتا جب انہین اصل مقصود سے کام ہے تو اسکا اہتمام ہے لفظ کیطرف اتنی توجہ بالتبع رکھتے ہین کہ افادہ مراد کرے اسکے بعد مراعات این و آن ہوئی ہوئی ولہذا کتب حدیث و فقہ و اصول وغیرہا مین کلمات علمائے اعلام و ائمہ کرام دیکھنے والا صدہا امور خلاف عربیت پائیگا جنپر شراح و محشین و نظار متاخرین نہ بغرض تخطیہ ماہرین بلکہ بقصد تعلیم قاصرین تنبیہات کرتے ہین فقیر اگر انکا تتبع و تفحص کرے تو ایک مبسوط رسالہ چاہیے معہذا نظر جہال مین معاذ اللہ حرف گیری ائمہ قرار پائے حالانکہ حاشا اس سے اونکی شان ارفع و اعلی ہین کوئی نقص نہین آسکتا مگر محل ضرورت مین تراحوالہ بھی نامستحسن بلکہ موہم قصور نظر یا ضیق عطن بلکہ مظنہ تہمت ادعا و اسارت ظن لہذا نظر حاضر مین جو نظائر حاضر اونمین بعض کا تذکرہ لائق و احسن **فاقول** و اعتذر الی الکرام الکملۃ مما دعتنی الیہ ضرورۃ الجہلۃ

(۱) امام ہمام مسلم بن حجاج نیسابوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے مقدمۂ صحیح مین فرماتے ہین صحبا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من البدریین ھلم جرا یہاں ہلم جرا لکھنے کا کوئی موقع نتھا امام علامہ قاضی عیاض اوسکی شرح مین فرماتے ہین لیس ھذا موضع استعمال ھلم جرا لانھا تستعمل فی ما اتصل الی زمان التکلم بھا اھ منہاج مین اسے نقل فرماکر مقرر رکھتے ہین (۲) اوسیمین ہے فان اسم المستور

[illegible]

والصدق وتعاطی العلم لیشملهم یہاں عامۂ روایات میں ستر بکسر سین مروی اور یونہیں منظم اصول میں مضبوط حالانکہ صحیح بالفتح ہے امام ابوزکریا یحییٰ نووی شرح میں فرماتے ہیں الستر هو بفتح السین مصدر سترت الشیء استره سترا وروی فی اکثر الروایات والاصول مضبوطا بکسر السین اگر بالفرض بنظر بعض روایات واصول اصل صحیح اس غیر صحیح سے بری کیجائے تو ان جمہور رواۃ کا لحن ہوگا بہر حال مقصود حاصل واما تاویل الامام النووی بقوله یمکن تصحیح هذا علی ان یکون الستر بمعنی المستور کالذبح بمعنی المذبوح ونظائره الا فاقول لا یلائمه فاره معطوفه کما لا یخفی والیه اشار الامام بقوله یمکن الدال علی التمریض (۳) اوسیمین ہے اوقفت الحنبی منہاج میں فرمایا کذا هو فی الاصول اوقفت وهی لغة قلیلة والفصیح المشہور وقفت بغیر الف (۴) صحیح بخاری وسنن ابی داود وجامع ترمذی ومجتبیٰ نسائی وسنن ابن ماجه وسنن دارمی سب کتابوں میں بطریق منصور عن ابراهیم عن الاسود عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالی عنها کان یامرنی فاتزر بادغام ہمزہ وتشدید تا وارد علمائے عربیت اسے جائز نہیں رکھتے زمخشری نے مفصل میں کہا قول من قال فاتزر خطأ ابن ہشام نے کہا عوام المحدثین یحرفونه فیقرؤنه بالف وتاء مشددة ولا وجه له لانه افتعل من الازار ففاؤه همزة ساکنة بعد همزة المضارعة المفتوحة علامہ طیبی کی شرح مشکوٰۃ میں ہے صوابه بهمزتین ولعل الادغام من الرواۃ مجمع بحار الانوار میں ہے هو خطأ لان الهمزة لا تدغم فی التاء قاموس میں ہے لا تقل اتزر وقد جاء فی بعض الاحادیث ولعله من تحریف الرواۃ اسی طرح جب منیۃ المصلی میں واقع

ہوان الجنب اذا ائتزر فی الحمام الخ علامہ ابن امیر الحاج نے فرمایا الذی تقتضیه
القواعد ان یقال ائتزر بهمزة ساکنة بعد همزة الوصل قالوا ولا یجوز ابدالها
الیاء تاء الخ (۵) امام علامہ عیاض یحصبی باآنکہ ادب وعربیت وفنون فصاحت
مین اونکی جلالت شان آفتاب نیمروز سے اظہر وازہر شفا شریف مین فرماتے ہین
من لدنا الصحابة رضوان الله تعالی علیهم الی هلم جرا حالانکہ ہلمّ اصلا اوخال
حرف جر کا محل نہین فاضل ادیب علامہ احمد شہاب خفاجی نسیم الریاض مین فرماتے ہین
فی کلامه شیء لم ینبهوا علیه وهی ادخال الی علی هلم جرا مقابلة لمن الابتدائیة
الداخلة علی لدن وهو غیر مسموع بل غیر صحیح لانها فعل فی الحال او الاصل علی
اللغتین فکانه حذف مجرورها او اصله الی وقتنا هذا وهلم جرا وهو ایضا غیر
جار علی وفق کلامهم اوسیمین ہی نحن وانتم ننتفی من القول بالمآل الذی الزمتموه
لنا حالانکہ انتفا صفت معانی ہے نہ وصف رجال (۶) اوسیمین ہی الی مادة
الکافة عن الکافة زمخشری سا ادیب خطبہ مفصل مین لکھتا ہی محیط بکافة
الابواب اسیطرح اوسکی کشاف وابن نباتہ شاعر مشہور کے خطبے مین وارد ہوا
حالانکہ علماے عربیت کا اتفاق ہی کہ اس لفظ کی نہ تعریف جائز نہ اضافت صحیح نہ حال
کے سوا دوسرے طریقے سے استعمال روا امام النحاة سیبویہ نے کہا ان کافة یلزم
التنکیر والنصب علی الحالیة کعامة وقاطبة وطرا ونحوہا نسیم مین ہے وزاد
غیرہ انها لا تثنی ولا تجمع ولا تطلق علی غیر العقلاء ولم یرد ذلک فی کلام
الله تعالی ولا کلام العرب وهم ما استعملوها علی خلاف ذلک امام نووی شرح
صحیح مسلم مین زیر حدیث علی کرم الله تعالی وجهه ما خصنا رسول الله صلی الله تعالی

ای یستعمل کافة الا حالا عن ذوی العقول ولا یضاف ولا یعرف بال

علیه وسلم بشیٔ لم یعم به الناس کافة فرماتے ہین هکذا تستعمل کافة حالا واما ما یقع فی کثیر من کتب المصنفین من استعمالها مضافة وبالتعریف کقولهم هذا قول کافة العلماء ومذهب الکافة فهو خطأ معدود فی لحن العوام وتحریفهم (۷) امام بیہقی حدیث ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی کل ارض آدم کی نسبت فرماتے ہین شاذ بالمرة اسیطرح یہ محاورہ بہت محدثین وغیرہم کے زبان زد علامہ عدوی حاشیۂ اخضری مین فرماتے ہین ادخال ال علی ونة لغة الاعجمیة صیرت الی العرب (۸) سنن ابی داود وغیرہ مین لفظ عرض بضاد معجمہ بجائے عرص بصاد مهمله وارد علامہ مجد الدین فیروزآبادی قاموس مین فرماتے ہین العرص والمحدثون یلحنون فیعجمون الصاد (۹) وہ بارہ مسئلے جنمین قبل سلام عروض عارض سے امام کے نزدیک نماز فاسد اور صاحبین کے نزدیک تام ہے عام فقہائے کرام کی زبان پر بنام مسائل اثنے عشریہ مشہور حالانکہ یہ نسبت بطور عربیت اصلا وجہ صحت نہین رکھتی بحر الرائق پھر نہر الفائق پھر رد المحتار مین ہے اشتہرت هذه النسبة وهی خطأ عند اهل العربیة لان العدد المرکب لعلمی انما ینسب الی صدره فتقول فی خمسة عشر علما لرجل او غیره خمسی وغیر العلمی لا ینسب الیه علامہ طحطاوی نے فرمایا هی مشهورة عندهم بهذه النسبة الا ان هذا الاستعمال غیر جائز من حیث العربیة الخ (۱۰) عامۂ علما سجدۂ تلاوت کی ایک قسم صلاتیہ لکھتے ہین کم کوئی کتاب وضعی اس لفظ سے خالی ہوگی حالانکہ صحیح صلوتیہ ہے نہ صلاتیہ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر پھر علامہ غزی نے منح الغفار اور دیگر علما نے اپنی اسفار مین اسپر تنبیہ فرمائی وهذا اللفظ المحقق صواب النسبة فیه صلویة برد الالف واوا وحذف التاء

لا یدخل ال علی غیر

اثنا عشریة نسبة باطلة

الصلاتیة غلط والصحیح صلویة

واذا كانوا قد حذفوها فى نسبة المذكر الى المؤنث كنسبة الرجل الى بصرة مثلا فقالوا بصرى لا بصرتى كيلا تجتمع تاءان فى نسبة المؤنث فيقولون بصرتية فكيف بنسبة المؤنث الى المؤنث (١١) اکثر ائمہ متقدمین شافعیہ کو شفعویہ کہتے امام طاہر بن عبد الرشید بخاری فتاوی خلاصہ میں فرماتے ہیں الاقتداء بشفعوی المذہب یجوز ان لم یکن متعصبا الخ اون کے استاذ امام اجل فقیہ النفس قاضیخان فتاوی خانیہ میں فرماتے ہیں اما الاقتداء بشفعوی المذہب قالوا لا باس بہ الخ یوہیں خزانۃ المفتین وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے ہدایہ کے اکثر نسخ میں واقع ہوا دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشفعویۃ حالانکہ شافعی کیطرف نسبت بھی شافعی ہے نہ شفعوی نبہ علیہ شراح الہدایۃ حیث قالوا وقع فی بعض نسخہا بالشافعیۃ وهو الصواب لما عرف من وجوب حذف یاء النسبۃ اذا نسب الی ما هی فیه ووضع الیاء الثانیۃ مکانہا حتی تتحد الصورۃ قبل النسبۃ الثانیۃ وبعدها والتمییز من خارج فالیاء المشددۃ فیه یاء النسبۃ علی لاخر الکلمۃ ککرسی هذا لفظ البحر مثلہ فی الفتح وغیرہ (١٢) اعاظم علما کی تصانیف میں لفظ مصطفویہ وارد امام الادبا المحدثین ابو الفضل جلال الدین سیوطی جامع صغیر میں فرماتے ہیں من الحکم المصطفویۃ صنوفا علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی خطبہ شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں جواہر استخرجتہا من قاموس الحکم المصطفویۃ حالانکہ باجماع اہل عربیت نسبت میں یہ الف ساقط ہوگا نہ مبدل بواو ہار بہ وی میں ہے قول العامۃ مصطفوی غلط والصواب مصطفی ۱۲

استعمال شفعویہ علما

مصطفویہ علما کا استعمال

۱۲ اقول الاولی ان یقول لئلا [illegible] هذه النسبۃ [illegible] قد تکون یاء النسبۃ [illegible] قلنا علی [illegible] اتحاد الکلمتین [illegible] آخر الکلمۃ [illegible] المعنی واضح ۱۲ منہ

(۱۳) امام کردری کتاب المناقب مین وصایائے امام رضی اللہ تعالی عنہ مین نقل فرماتے ہین اذدری ذلک بعلمک اور یوہین اشباہ مین بخط مصنف رحمہ اللہ تعالی مکتوب بسیدی احمد حموی غمز مین فرماتے ہین والصواب اذدری ذلک بعلمک (۱۴) انھین وصایا مین ہے لاتخرج الی النظارات قاموس مین ہے النظارۃ بالتخفیف بمعنی التنزہ لحن یستعملہ بعض الفقہاء (۱۵) امام اجل علی بن ابی بکر فرغانی کہ فقہ و اصول وادب وعربیت مین امام یکتا ہین شرح ہدایہ مین فرماتے ہین فرائض الصلوۃ ستۃ محقق علی الاطلاق نے فرمایا لایخلو عن شیء لانہ ان اعتبر احاد الفرائض فریضۃ لم تجز الثناء فی عددہ وان اعتبر فرضا لم یکن ذلک جمعہ لان فعائل انما یطرد فی کل رباعی ثالثہ مدۃ مؤنث بالتاء کسحابۃ وصحیفۃ وحلوبۃ او بالمعنی کشمال وعجوز وسعید علم امرأۃ الخ (۱۶) اوسیکی کتاب الدیات مین ہے قالا وزفر والحسن یقتص من الاولی علامہ اکمل الدین بابرتی نے فرمایا ھذا الترکیب غیر جائز ولو قال الامام وزفر کان صوابا (۱۷) اوسیکی کتاب الاجارہ مین ہے یجوز طالت المدۃ او قصرت لکونہا معلومۃ ولتحقق الحاجۃ الیہا عسی علامہ بدر الدین محمود نے بنایہ مین فرمایا کلمۃ عسی ھھنا وقع مجردا عن الاسم والخبر تقدیرہ عسی الاحتیاج الی المدۃ الطویلۃ تقع واھل العربیۃ یابون ذلک (۱۸) اوسیمین جواب اما سے اسقاط فاکی عادت ہے تجدہ الناظر فی مواضع لاتحصی رضی شرح کافیہ مین کہتے ہین وجب الفاء فی جواب ما اوسیمین ہے لایحذف الفاء فی جواب اما الا ضرورۃ نحو قولہ ع
اما القتال لاقتال لدیکم الخ (۱۹) علامہ سید عبدالرؤف مناوی خطبۂ

کنوز الحقائق من احادیث خیر الخلائق میں لکھتے ہیں جمعت فیه زهاء عشرة
الاف حدیث فی عشرة کرار یس کل کراس الف حدیث محقق علامہ زین
بن ابرہیم بن نجیم اپنی کتاب ضوابط وقواعد کے آخر میں فرماتے ہیں اختصرت
فی هذا الکراس شارح علامہ سیدی احمد مصری نے فرمایا فیه انه لا یقال فی
الواحد کراس وانما یقال کراسة (۲۰) اوسی میں ہے اما بقضاء القاضی لا غمز میں
فرمایا کان حقها ان تقترن بالفاء ومن ثم توهم بعض ارباب الحواشی وحمل
کلام المصر علی غیر ما اراد والله المستعان (۲۱) اوسی کے صدر میں ہے منها
ای من القواعد) سبعة شارح نے فرمایا کان الصواب ان یقول سبعا لان
المعدود مؤنث (۲۲) ان کے برادر اصغر وتلمیذ اکبر علامہ عمر فرماتے ہیں ہے

اجارة وحکم هذا الاجر		وفاسد من العقود عشر

اقول العقد مذکر وقد کان النظم یحتمل العشرة وابدال قرینه بالاجرة
(۲۳) فقیہ ادیب محقق اریب سیدی علائی محمد دمشقی شرح متن غزی میں فرماتے
ہیں السکوت کالنطق الا فی مسائل عد منها سبعة وثلثین الخ اقول
حقه سبعا لان المعدود المسائل (۲۴) اوسی میں ہے سنها ثلثا
وعشرون اھ ملخصا اقول بل ثلث وعشرون وما اعتذر به العلامة
الحلبی واقره الشامی فیتثلم بما افاد فی الغمز تحت قوله سرد منها سبعة
(۲۵) اوسی میں ہے فی الحدیث من قرأ الاخلاص احد عشر مرة مصحح نے
کہا صوابه احدی عشرة مرة کما لا یخفی اقول حدیث میں بروجہ صواب ہی
مروی رواه الدارقطنی والطبرانی والسلفی کلهم عن علی کرم الله تعالٰی وجهه

ك
قال خ ثم ش انث لفظ
العدد وحذف المعدود قال
ط اھ ۱۲ منه
ف الغمز کان الصواب ان
یقول سبعا لان المعدود
مؤنث علی ما هو القاعدة
المشهورة ان القاعدة
متقیدة بما اذا کان الممیز
مذکورا بعد العدد واما
اذا حذف فاوقد نسیھا
جری فاسم العدد بذکر
التاء وحذفها
ما ذکر من حذف التاء
وعدها فیما اذا کان المميز الايام
وهکذا واما اذا کان غیر
الایام فالوجه مطابقة
التاء علی الاصلیة من
اثبات التاء فی المذکر
وحذفها فی المؤنث

مرفوعا تو یہ مخالفت مسامحت بر مسامحت (۲۶ و ۲۷) ردالمحتار مین شرح لباب سے ہے الاخلاص اثنی عشرۃ او احدی عشر مصحح نے کہا ھکذا بخطہ و صوابہ اثنتی عشرۃ اقول یونہین احدی عشرۃ (۲۸) منیہ مین ہے ذکر فی فتاوی قاضیخان ان الاظہر فی البیران یعود نجسا وذکر فی المحیط الاظہر لا یعود نجسا حلیہ مین فرمایا الوجہ الظاہر ان یقال نجسۃ لان البیر مؤنثۃ سماعیۃ (۲۹) اسیمین ہے والفخذ مغطی شارح محقق نے فرمایا الوجہ الظاہر ان یقول المصنف والفخذ مغطاۃ فان الفخذ مؤنث (۳۰) قنیہ اشباہ و درر وغیرہا مین ہے واللفظ لابن نجیم الخلوۃ بالمحرم مباحۃ الا الاخت رضاعا والصہرۃ الشابۃ علامہ احمد حموی لفظ صہر کی تحقیق نقل کرکے فرماتے ہین فعلے ھذا لا یقال الصہرۃ علی کل حال اھ قلت وظنی انہ من المحدثات لا کلام العرب تعرفہ اب کیا ان امور اور انکی امثال کثیرہ پر نظر کرکے کوئی جاہل حضرت علیہ امام مسلم و امام بیہقی و امام قاضی عیاض و عامہ رواۃ صحیح مسلم و اجلہ رجال صحاح ستہ و امام قاضیخان و امام صدر الشریعہ و امام کردری و امام سیوطی و علامہ مناوی و علامہ زرقانی و علامہ علی قاری و ائمہ ہدے مصنفین ہدایہ و خلاصہ و خزانہ و قنیہ و بحر و نہر و درر و اجلہ ادبا مثل زمخشری و زاہدی و ابن نباتہ و عامہ محدثین و جم غفیر فقہا و اصولیین وغیرہم علمائے کاملین و ملک فاضلین کے کمال فضل و فضل کمال مین کلام و مقال کرسکتا ہے امام ابو سلیمان خطابی نے حدیث اللھم انی اعوذ بک من الخبث مین جمہور محدثین کی تغلیط کی حیث قال عامۃ المحدثین یقولون الخبث باسکان الباء وھو غلط[1] والصواب الضم اور امام ابوزکریا یحیی نووی نے

[1] اقول الیس بغلط بل ھی قاعدۃ مطردۃ فی امثالہ مثل کتب و رسل و نکد وغیرہا وبہا قرئ فی السبع المتواترۃ ۱۲ منہ

امثال عمرو بن العاص و شداد بن الہاد و ابن ابی الموال کو کہ اکثر کتب حدیث و فقہ
مین باسقاط یا آئے غلط و غیر فصیح ٹھہرا کر فرمایا اکثر کتب حدیث مین وارد ہونے سے
وھو کانہ کھا حیث قال اما العاص فاکثر ما یأتی فی کتب الحدیث والفقہ ونحوھا
بحذف الیاء وھی لغة والفصیح الصحیح العاصی باثبات الیاء وکذلک شداد
بن الہاد و ابن ابی الموالی فالفصیح الصحیح فی کل ذلک وما اشبہہ اثبات الیاء
ولا اغترار بوجودہ فی کتب الحدیث او اکثرھا بحذفہا علامہ زرقانی شرح
مواہب مین فرماتے ہین العاصی بالیاء وحذفہا والصحیح الاول عند اہل
العربیة وھو قول الجمہور کما قال النووی وغیرہ فی تبصیر المتنبہ قال النحاس
سمعت الاخفش یقول سمعت المبرد یقول ھو بالیاء لایجوز حذفہا و
قد لہجت العامة بحذفہا قال النحاس ھذا مخالف لجمیع النحاة الخ اسیطرح
عامہ شراح و ناظرین کلمات مصنفین پر از راہ عربیت مواخذات کرتے ہین جب
اون سے پوچھیے آپکے نزدیک یہ باتین اونکے فضل جسیم مین کسیطرح تنقیص کا باعث
ہو سکتی ہین تو بہزار زبان تحاشی و استنکاف اور اونکی غزارت کمال و عظمت
افضال و جلالت شان و رفعت مکان کا اعتراف کرینگے تو وجہ وہی ہے
کہ اون اکابر کی ہمم عالیہ کا جانب معنی مصروف ہونا ان امور زوائد مین پروا نہ کرنے کا
باعث ہوتا ہے نہ کہ معاذ اللہ اونکو تحصیل علم یا ادائے صحیح پر اقتدار نہ تھا علامہ
سعد الدین تفتازانی تلویح شرح توضیح مین امام اجل صدر الشریعة کی نسبت
فرماتے ہین المصنف کثیرا ما یتسامح فی صلوات الافعال میلا منہ الی
جانب المعنی امام علی بن ابی بکر صاحب ہدایہ کی نسبت مفتاح السعادة

۵۰ ارفعہا والصواب عندی ان کلیہما صحیح فصیح حذف الیاء و اثباتہا وبہما قری فی التلاق السمیع یوم التلاق یوم التناد یوم یدع الداع بالیاء وبحذفہا کلفظ الداعی عند من [illegible] والمتعال بالکسر بیان یحذف عن اہل [illegible] قال لعنة فی لغة العرب [illegible]

مین مذکور انه لایذکر الفاء فی جواب اما اعتمادا علی ظهور المعنی علامہ طحطاوی

حاشیہ در مین فرماتے ہین الفقہاء یغتفرون عطف المستثنی المنقطع علی

المتصل وعکسہ اذ لیس المقام الا لافادۃ الاحکام امام اجل ظہیر الدین مرغینانی

فتاوی ظہیریہ پھر امام حسین سمعانی خزانۃ المفتین کتاب الشفعہ مین فرماتے ہین

ان الالفاظ قوالب ما لها عبرة انما العبرة للمدعی یا ہذا جب علما کا یہ استغنا

ہی تو حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم کا کیا پوچھنا جنکی انظار عالیہ جانب معنی

نہایت انجذاب مین ہین ولہذا حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف مین ارشاد فرماتے ہین

مغز علم افزود کم شد پوستش	زانکہ عاشق را بسوزد دوستش
زانکہ چون مغزش در آگند و رسید	پوستہا شد بس رقیق و واکفید
قشر جوز و فستق و بادام ہم	مغز چون آگندشان شد پوست کم
چون تجلی کرد اوصاف قدیم	پس بسوزد وصف حادث را گلیم
اندر استغنا مراعات نیاز	جمع ضدین ست چون گرد و دراز
حاصل اندر وصل چون افتاد مرد	گشت دلالہ بہ پیش مرد سرد

جعلنا اللہ منہم ورحمنا بہم امین **نکتہ ثالثہ ۲ اقول**

خصوصًا جب کہ اس قلت مبالات کے ساتھ عالم کی اصل زبان عربی نہ ہو جیسے امام

مسلم امام بیہقی امام فرغانی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالی علیہم کہ آدمی کی جو زبان مادری ہوتی

ہے اوسمین چندان توجہ کا محتاج نہین ہوتا زبان کو خود عادت پڑی ہوتی ہے بخلاف

لغت متعلمہ کہ بیشک بحالت قلت التفات اوسمین تفاوت مظنون جسکا وقوع

زنہار عدم علم پر دلیل نہین ہوسکتا اور محل طعن ہے تو یہی نہ وہ یا ھذا علمائے

عربیت در بارۂ عربیت استناد بالحدیث مین مختلف ہین بعض تو مطلقاً حدیث کو اسبارے مین حجت نہین جانتے اور الیق واوفق تفصیل ہے کہ اگر راوہ عرب عرباء ہے ہین مستند ورنہ نہین کہ نقل بالمعنے شائع و ذائع ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر مین فرماتے ہین فی المسألة (ای مسئلة الاستدلال بالحدیث علی العربیة) ثلثة مذاهب الاطلاق والمنع والتفصیل بین کون الراوی عربیا فنعم او عجمیا فلا ان دونون مذہبون پر حضرت سلمان وحضرت بلال وحضرت صہیب وغیرہم صحابۂ جمعین رضوان اللہ تعالی علیہم کی حدیثین در بارۂ عربیت قابل احتجاج نہین **اقول** ویجب استثناء جوامع الکلم فلیس للنقل بالمعنی الیها من سبیل پھر اس سے عیاذاً باللہ اُن حضرات عالیہ رفیعہ کی شان جلیل مین کیا شین لاحق ہوسکتا ہے **یا ھذا** امام اجل محمد بن اسمعیل بخاری علیہ رحمة العزیز الباری نے کہ فارسی الاصل تھے صحیح بخاری مین ایک جگہ ضمن عبارت عربی مین بجائے ایضاً لفظ ہم کہ خاص فارسی ہے فرمایا اور وہ اونسے ایسا ہی مروی ہوا حیث قال یزاد فی هذا الباب هم حدیث مالک عن ابن شهاب ولکنی اریٰه أدخل فیه غیر معاد ظاہر ہے کہ عربی عبارت مین عربی لفظ نہ لے مراعات قواعد بولنا عربی کلام مین ایسا فارسی لفظ داخل کرنے سے عجیب تر نہین پھر اس سے امام بخاری اور اُن کے کمال فضل پر کیا طعن ہوسکتا ہے **یا ھذا** امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری امام اجل وکیع بن الجراح شیخ المحدثین الاعلام کی نسبت فرماتے ہین لفظ غلط بہت بولتے تھے اگر ہین اونکے الفاظ نقل کرون تو تمھین تعجب آئے ام المؤمنین صدیقہ کا نام عیشہ کہتے تھے علامہ ذہبی میزان مین فرماتے ہین وکیع بن

الجراح بن ملیح ابو سفین الرؤاسی الکوفی الحافظ احد الائمۃ
الاعلام قال ابن المدینی کان وکیع یلحن ولو حدثت بالفاظہ لکانت عجبا
کان یقول ثنا الشعبی عن عیشۃ **یا ھذا** حضرت امام اجل اعظم سراج
الامۃ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی مخالفین نے قلت عربیت کا طعن کیا
یہ طعن مع جواب تاریخ ابن خلکان وغیرہ مین مذکور اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو وہی
استغنا و قلت مبالات ہی حاشا کہ کوئی جاہل سا جاہل امام مجتہد بلکہ راس المجتہدین
کی نسبت قلت عربیت کا گمان کر سکے بلکہ وہ فنون عربیت مین بھی امام اعظم ہین
یا ھذا آخر کیا سبب ہی کہ شعرائے مولدین پر اعتماد نہین حالانکہ یہان تو قلت
مبالات بھی نہین بلکہ شعرا و خطبا خصوصًا متأخرین کی تمام ہمت جانب الفاظ
مصروف با اینہمہ عرب خالص سے نہونا اگر اونکی زبان کو جادہ عرب سے انحراف
نہین دیتا تو نرے اعتمادی کا منشا کیا ہے پھر آئمہ دین جنھین الفاظ کیطرف توجہ نہایت
قلت مین ہے بلکہ اسمین استغراق کو مذموم و معیوب مانع مطلوب اشتغال بما
لا یعنی کا موجب جانتے ہین اگر مراعات عربیت مین بے پرواہی فرمائین کیا جائے
شکایت **نکتہ رابعہ اقول** وباللہ التوفیق آدمی جب کسی فن
مین کوئی کلام کرے تو اوسکی محل نظر کی چار قسمین ہین (**قسم اول**) مقصود بالذات
من کل الوجوہ وہ وہ معانی ہین کہ اوس فن کے مقاصد ہون اور اسی بحث مین سوق
کلام بھی خاص ونہین کے لیے ہو جیسے کتاب الصلاۃ مین مسائل صلاۃ کتاب الصوم
مین مسائل صوم (**قسم دوم**) باعتبار عموم ہر امر مقصود بالذات و بلحاظ
خصوص مقام مقصود بالغیر وہ معانی ہین کہ اپنی حد ذات مین تو اس فن کے مقاصد

سے ہین مگر یہان اونکے لیے سوق کلام نہین جیسے کتاب الصلاۃ مین بضمن دلائل و شواہد بعض مسائل صوم کا آنا و بالعکس کہ اگرچہ مسائل صوم بھی حقیقۃً و بالذات مقاصد فقہ سے ہین مگر کتاب الصلاۃ مین اونکا ذکر تبعی ہے تعلیلات ہدایہ وغیرہا کتب معللہ مین اس قسم کے مسائل ہر جگہ ملینگے (قسم سوم) وہ کہ اصلا مقاصد فن سے نہین بلکہ محض توابع و لواحق مقصود ہین جیسے کتب فقہ مین ذکر احادیث یا کتب اصول و حدیث مین ذکر مسائل فقہ اس قسم کے مباحث جامع ترمذی مین بکثرت اور صحیح بخاری مین بقلت اور کتب اصول مین بضمن امثلہ و نظائر بنہایت وفور ملینگے (قسم چہارم) وہ جنھین قصد و نظر سے اصلاً نہ تبعاً اصلا خط نہین مگر بیان مطالب اصلیہ و تبعیہ کا صرف آلہ ہو کر وہ الفاظ ہین پر ظاہر کہ اس ترتیب مین جو مرتبہ جتنا اوترتا آتا ہے اوسکی طرف التفات مسئلم اوسیقدر رگھٹتا جاتا ہے یہانتک کہ جانب الفاظ نظر نہایت سرسری اور محض بے پرواہی کے ساتھ رہجاتی ہے آپ ملاحظہ کیجیے کہ قسم دوم و سوم کی کمی التفات ذکیا اثر ڈالا علما تصریح فرماتے ہین کہ کتب اصول مین جو مسائل فروع مذکور جب کتب فقہ کے مخالف ہون پایۂ اعتبار سے مہجور علامہ سید احمد حموی غمز العیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر مین فرماتے ہین لا عبرۃ بما فی کتب الاصول اذا خالف ما ذکر فی کتب الفروع کما صرحوا بہ اور نیز تصریح فرماتے ہین کہ جب مسئلہ کا ایک حکم اوسکے باب مین مذکور اور دوسرا اوسکے خلاف غیر باب مین مسطور ہو تو باب کا حکم حکم غیر باب سے اولی و معتبر تر ہے در منتقی پھر رد المحتار مین ہے استفید منہ ان الحکم المذکور فی بابہ اولی من المذکور فی غیر بابہ لانہ کالاستطراد ھکذا افادنیہ والدی فلیحفظ

کتب فروع کتب اصول پر مقدم ہین

مسئلہ کا غیر باب مین [illegible] مذکور ہونا

اھ حاشیہ طحطاوی مین ہے الذی یظہران ما ھنا ھو المعوّل علیہ لان
ذکر الشئ فی غیر محلہ قد یتساھل فیہ جائے غور ہے جب قسم دوم و قسم سوم
کا تنزل اسدرجہ موجب تساہل ہوتا ہی تو قسم چہارم کہ مقدمہ بے پرواہی و سہل انگاری
کی محل ہونی چاہیے ولہٰذا الفاظ مین مضائقہ داب محصلین سے ہنین نہ اسکی وجہ
سی فضل متکلم پر حرف آسکے جسطرح کتب اصول مین مسائل فرعیہ کے نامنقح
ہونے سے یہ نہ کہا جائیگا کہ مصنف کو فقہ نہین آتی یا اوسکی تصانیف فقہیہ
بھی پایہ اعتبار سے ساقط ہین اور قسم دوم کی نظیر نہایت موضح مرام ہوا اوسی
عالم کا کلام غیر باب مین تساہل پر محمول کرکے مرجوح ٹھہرا اگر اس سے خود اوسکا
غیر محقق ہونا سمجھا جاتا تو اوسیکا دوسرا کلام کہ باب مسئلہ مین ذکر کیا کیونکر مستند
ہوتا ثابت ہوا کہ علما سے ترک مراعات عربیت کہ نہایت محل تساہل ہی کچھ مقام
استعجاب و حیرت یا معاذ اللہ منافی فضل و جلالت نہین **نکتۂ**
خامسہ یہ سب کلام نثر سے متعلق تھا پھر کیا پوچھنے ہو نظم کو جسکا میدان
نہایت تنگ اور اوسکا کام بغیر اسکے کہ امور زوائد کیطرف ہمت خاص بروجہ
اختصاص مصروف کیجائے تمام نہین ہوتا کیا جسنے صناعت شعر برتی یا اوسمین
آشنایانہ نظر کی ہے نہین جانتا کہ اوسمین بہ نسبت نثر کسقدر ضیق مجال و عسر
مقال و بعد منال ہے جسکے باعث شعرا مفلقین و سحرہ موشگفین بھی ہزارون
باتین ایسی برتتے ہین کہ نثر مین برتین تو قانون عربیت پر محض غلط و باطل یا
حلیہ فصاحت سے عاطل ہو کیا کتب ادبیہ مین ہزار ہا جگہ تصریح نہین کرتے
کہ قاعدہ یون ہے اور فلان فلان شعر مین اوسکا خلاف بوجہ ضرورت

شعر فرد مین [illegible] نہین

شعر یہ صحاح جوہری میں امام اہل عربیت ابو الحسن اخفش سے منقول حق ہذا (کذا وکذا) الا انه یجیئ فی الشعر ما لا یجیئ فی الکلام اھ ملخصا خصائص ابن جنی میں ہے ان احتیج الی ذلک فی شعر او سجع فانه مقبول منه غیر منعی علیه انھیں امام اخفش کا قول ہے ان صرف ما لا ینصرف مطلقا لغة الشعراء وذلک انهم کانوا یضطرون کثیرا لاقامة الوزن الی صرف ما لا ینصرف فتمرن علی ذلک السنتهم فصار الامر الی ان صرفوا فی الاختیار ایضا سبحن اللہ جب وہ لوگ جنکی عمر اس صناعت میں گذری دین تھا تو یہی دنیا تھی تو یہی کمال تھا تو یہی ہنر تھا تو یہی قعر شعر میں یہانتک ڈوبے کہ شاعری سے ماہری اور ماہری سے ساحری تک پہنچے وہ نظم میں بمعذرت ضرورت صدہا بار تو ارتکاب کرتے ہیں کہ نثر میں ہوں تو خود ہی تخطیہ و تغلیط کریں تو ائمۂ دین و عباد اللہ المخلصین جو اس صناعت کی زیادت اشتغال و کثرت استعمال کو اپنے حق میں عیب مانتے اور من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه کے خلاف جانتے ہیں اونھیں اونکے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے لان یمتلی جوف احدکم قیحا حتی یریه خیر له من ان یمتلئ شعرا اگر تم میں کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہانتک کہ اوسے فاسد کردے تو یہ اوسکے حق میں اس سے بہتر کہ شعر سے بھر جائے رواه الائمة احمد والستة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالی عنه اور فرمایا ہے هلک المتنطعون هلک المتنطعون هلک المتنطعون مارے گئے الفاظ پرست ہلاک ہوئے باتوں بربا ہوئے سخن ساز رواه احمد ومسلم وابو داود عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنه اور فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق

تصرفات نادرہ مین قاصرین کو تقلید نہ چاہیے

شرمیلا اور کم سخن ہونا ایمان کی شاخین ہین اور فحش بکنا اور قینچی سی زبان تیز چلنا
نفاق کی نشانیان رواہ احمد والترمذی وحسّنہ الحاکم وصححہ عن ابی
امامۃ رضی اللہ تعالی عنہ وہ اسوجہ سے کہ خود مہارت کرنا نہین چاہتے
اور مقام وہ تنگ کہ ماہرین ومستغین ڈھونڈھتے ہین اگر قوانین عربیت کی مراعات
نہ فرمائین کیا بعید ہی یہ مقام ایسا تھا کہ مین یہان بھی بطور نمونہ بیس تیس مثالین
گنا دیتا کہ دیکھو اکابر شعراے عرب کو ضرورات شعریہ کن کن باتون کیطرف لیگئین
جو قواعد عربیت سے بالکل خارج ومہجور اور ضرورت کا قدم درمیان ہو تو محض غلط و
مہجور تھین مگر اونکی شہرت دو فور اور مسئلے کے اشتہار وظہور نے میرے قلم کو ایضاح
واضح مین قدم نہ رکھنے دیا **لطف** یہ ہے کہ تصرفات بعیدہ نادرہ قواعد
واستعمال سب سے مہاجرہ کو عظماے قادر اللسان کے ساتھ خاص مانا جاتا ہے او
قاصرین کو امنین اونکی تقلید سے روکا گیا ہے کہ یہ ایسی کہیگا تو اسکے عجز پر محمول ہوگا
اور وہ جب قادر مانے ہوگئے ہین تو اونکی بے پروائی بے اعتنائی پر محمول ہوگا یعنی ہے

اور جب بیٹھین تو وحشی کہلائین		آپ جب بیٹھین تغافل ٹھہرے

امام محقق علی الاطلاق فتح مین فرماتے ہین اما قول الشاعر ع ولا ارض
ابقل ابقالہا بتاویل المکان فہو تصرف لیس لنا ان نفعلہ بل
انما لنا ان نؤول الواہد عنہم مخالفا لجادتہم و لذا لم یورد اہل الشان
ہذا البیت الا مثالا للشذوذ غیر انہم عللوا الواقع بما ذکروا لا انہ اعطی
ضابطۃ صحۃ استعمال مثلہ لمن شاء جب یہ لوگ جنکا ہر سخن کا فخر جنکا مایہ ناز و تعلی
وکبر ہی زبان ہو خود بے پروائی و بے اعتنائی برتین تو جنہین حقیقۃً اسکی پروا ہو

عجب کہ بیدرا و بیروا نہ ہو ع انچہ فخرِ تست او ننگ من ست ۔ **نکتہ سادسہ** یہ تمام کلام کلام عام احوال انام مین روان تھا **اقول** اب ایک وہ وقت خاص ہیجیے جو عوام کو اپنی بعض مرادات عظیمہ ملنے سے نادرًا اور حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم کو ہنگام ورود واردات عظیمہ وتجلیات فخیمہ بکثرت حاصل ہوتا ہے یعنے غایت سرور وشادمانی کہ مجامع قلب کو یکلخت محیط ہو کر تمام این وآن سے غافل محض کردے ہزار ونیرد امر ایسی کیفیت لاتا ہے کہ حتی تعلموا ما تقولون کی حد سے گزار دیتا ہے آخر نہ دیکھا کہ حدیث صحیح مین حضور اقدس اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تمثیلًا ایک بندے کا حال کیا ارشاد فرمایا کہ بیابان مہلک مین ناقے پر سوار جاتا تھا ناقہ چھوٹ گیا اوسی پر کھانا پانی تھا جب ملنے کی امید نہ رہی اور گرمی وتشنگی نے جان پر بنا دی ایک پیڑ کے نیچے مایوس ہو کر لیٹ رہا کہ یہین مرجاؤنگا آنکھ لگ گئی جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ ناقہ سرہانے کھڑا ہے اوسکے ملنے کی وہ خوشی ہوئی کہ بیساختہ پکار اوٹھا الٰہی تو میرا بندہ اور مین تیرا خدا نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین شدت فرحت سے بہک گیا۔ فرماتے ہین جب بندہ توبہ کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا یہ شخص اوٹنی ملنے سے خوش ہوا البخاری ومسلم فی صحیحیہما بالفاظ عدیدۃ عن عدۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم والغرض یتعلق باحد الفاظ مسلم عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم للّٰہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان علی راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت عنہ وعلیہا طعامہ وشرابہ

فابیس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ابیس مز راحلتہ فبینما ھو کذلک اذھو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللھم انت عبدی وانا ربک اخطاء من شدۃ الفرح یہان تو ذری فرحت ہی فرحت تھی جسنے ایسا اسے اختیار کر دیا کہ کہتا کچھ ہے اور زبان سے نکلتا کچھ ہے حضرات اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالے بہم کو ان تجلیات کے وقت نہ صرف فرحت بلکہ مشاہدۂ جلال وجمال مین وہ استغراق ہوتا ہے جو اس فرحت ولذت بلکہ اپنی ذات سے بھی غافل کر دیتا ہے مولانا قدس سرہ فرماتے ہین

کل شئ قالہ غیر المفیق	ان تکلف او تصلف لا یلیق
لا تکلفنی فانی فی الفنا	کلت افہامی فلا احصی ثنا
ہرچہ میگوید موافق چون نبود	چون تکلف نیک نالائق نمود
من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست	شرح آن یارے کہ آنرا یار نیست

اوسوقت جو کچھ بیخودانہ اونکی زبان سے نکلے وہ آپ نہین جانتے کہ ہم کون ہین کہان ہین کیا کہتے ہین اگر انت الحق یا سبحنک ما اعظم شانک کی جگہ انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی زبان سے نکلے کیا عجب ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اوس بندے کا اللھم انت ربی وانا عبدک کے عوض انت عبدی وانا ربک کہنا نقل فرمایا اور خود ہی اوسکا عذر ارشاد فرمادیا کہ اخطاء من شدۃ الفرح شرعا نہ اسپر مواخذہ نہ اوپر عتاب ہے ع کہ سلطان نگیرد خراج از خراب یہ حال اہل سکر کا ہے مگر اخص خواص جنہین حضور پرنور سلطان سلطنت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ نے اپنی خاص تربیت کے ظل حمایت مین لیا اور وارث اتم وخلیفۂ اعظم بنا کر منصب جلیل امامت امت وزعامت ملت دیا اون کے لیے سکر

حضور پرنور غوث اعظم [illegible]

اعلی سے نبوی قوتون مصطفوی طاقتونکی امدادین آتی ہین جنکی بل سے اون کے دل ان عظیم بارونکو اوٹھاتے ہین اور یکسر ہو لغزش نہین کرنے پاتے مازاغ البصر وماطغی اونکی سپر اور ماکذب الفؤاد مارای حامی و یاور اون کے قلوب کو وہ وسعتین بخشی ہین کہ ہزار دریا سے سقانی الحب کاسات الوصال نوش فرماتے ہین مگر قطرہ بیجا نہین چھلکتا اور لاکھ ساغر فساقی القوم بالوافی ملالی سے مالامال دھاتے ہین مگر کوئی حرف راہ نبوت سے اصلا نہین بہکتا یہ ائمہ ہدے و مصابیح دجی ہین جو ظاہر و باطن قدم بقدم حضرات انبیا ہین علیہم الصلاۃ والسلام و علی تواہم الی یوم القیام حضرت خلیفہ بن موسی نہر ملکی قدس سرہ کی روایت صادقہ اسی مقام عالی کیطرف اشارہ ہے جب اونھون نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ ارشاد فرمایا صدق الشیخ عبد القادر کیف لا وھو القطب و انا ارعاہ شیخ عبد القادر نے سچ کہا اور وہ کیون نہ سچ کہین کہ خود قطب ہین اور مین اونکا نگہبان صلی اللہ تعالی علیک وعلیہ و بارک وسلم **اقول** و باللہ التوفیق خلاف بات زبان سے دو طرح صادر ہوتی ہے یا تو آدمی دانستہ غلط کہے اسکو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یون رد فرمایا کہ ھو القطب وہ قطب ہین بلکہ وہی قطب ہین کہ اون کے آگے دوسرے کو دعوے قطبیت نازیبا ہے و ذلک علی ان التعریف للتخصیص اور قطب کی شان غلط گوئی نہین نہ کہ سید الاقطاب رضی اللہ تعالے عنہ وعنہم یا یون کہ نادانستہ صادر ہو خواہ بوجہ بیخبری یا بسبب بیخودی اسکو حضور نے یون دفع فرمایا کہ انا ارعاہ مین اونکا نگاہبان ہون کہ محمدی قوتون سے اونکے قلب کو

برجا و سالم اور زبان و جنان کو روشن انبیا پر قائم و دائم رکھتا ہون پھر کیونکر محتمل کہ ہمارا فرزند خلاف واقع کہے یا اہل سنت کو بقا یا تے سنت کیطرح بلند دعوے کرے الحمد للہ یہ معنے ہین اس ارشاد ہدایت بنیاد کی نہ وہ جو بعض اہل زمانہ نے تراشے اور انکار فضل حضور کے لیے کلام کو کہان سے کہان لیگئے اسکی قدرے تفصیل فقیر کے رسالہ مجیر معظم شرح قصیدہ مدحیہ اکسیر اعظم ۱۳۰۲ ۱۳۰۲ مین ہے یاھذا اسی انا ادعاء کی تصدیق حضور پر نور رضی اللہ تعالی عنہ کا منبر پر تشریف رکھنا اور وہ تجلی جمال سے منبر اطہر کا وسیع اور جسم انور کا غایت انبساط پر عظیم و رفیع ہونا پھر تجلی جلال سے اتنا سمٹنا کہ مثل ایک عصفور کے ہو جانا پھر ایک تجلی اعظم واقوے جسکا تحمل نے قوت نبوت محال ہوا و ترنا حضور پر نور کا گرنے لگنا مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا جلوہ فرمانا اپنی عظیم قوت الٰہی طاقت سے امداد کرنا حضور والا کو روک لینا کہ بہجہ مبارکہ وغیرہا کتب علما مین مفصلاً مسطور ولہذا ارشاد فرماتے ہین رضی اللہ تعالے عنہ مصطفی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو قدم اوٹھایا مین نے وہین قدم رکھا مگر اقدام نبوت کہ او مین نہیں نبی کا حصہ نہین نظم

افسر و تخت سلیمان در عراق آمد ز شام — السلام ای وارث ملک سلیمان السلام

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم — غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

ای شہ بزم سقانی الحب کاسات الوصال — جرعہ افشان نصیب الارض من کاس الکرام

از سر امداد یارب افسرت پاینده بفرق — تا خط بغداد یارب سایغ عشقت بکام

تیر عبدانی کہ شورش سر روانہ بگذری — شورہا آرد ز صحن نورہا بارد ز بام

جان نثارت گردد چہ سر داری کہ بر خاکش سجود — دل بپایت افتد چہ پا بیند آنکہ بر عرش مقام

سر مبادا سر کشے را کز تو پیچد یک بسر ۔ سر وران سر گردگان را سر تہ پا بہت مدام

سر کنم مدح ست این سر گر از سر بہ غم ۔ سر بسر ستانہ سر چہ گویم پائے را سر اعلام

از رضا بیپے پالے سراپا سرور ے ۔ بر سراپائے کہ داری پائے تا سر صد سلام

بالجملہ ہمارے حضور پر نور رضی اللہ تعالی عنہ امام الفریقین ونظام الطریقین وسرور اصحاب صحو وتمکین وارث اکمل حضور سید المرسلین ہین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم وآلہذا رب عز وجل نے حضور کو شطحیات سکر سے محفوظ رکھا اور حضور کے اقوال و افعال واحوال اعمال سب کو احیائے ملت واقتفائے سنت کا مرتبہ بخشا نہین کہتے جب تک کہلوائے نہ جائین اور نہین کرتے جب تک اذن نہ پائین رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ وحشرنا فی زمرۃ من تبعہ ووالاہ آمین باآنیہمہ وہ تجلیات عظیمہ وواردات جسیمہ جنکا عشر عشیر اورونکو بیخود وآشفتہ وازخود رفتہ کردے جب بحمد اللہ یہان بکمال تمکین وغایت وقار وتسکین کے کچھ اثر نہین ڈالتین اگر اجیانا جانب الفاظ انتہی بیے المعانی لائین کہ بعض قواعد عربیت لحاظ سے رہجائین تو کیا محل استعجاب ہے یا هذا اگر بالفرض یون ہے تو شکر اوس خدا کا جسنے ہمارے آقا کے بارے مین اون سخت پالغزون کا حصہ گاہے گاہے اون زوائد مخصمہ پراونار وبا جنکے ترک نے اصلا خلل وزلل سے حصہ نہ لیا والحمد للہ رب العلمین **نکتۂ سابعہ** ایک غامض بات ہے کبھی حضرات اولیائے کرام قدسنا اللہ تعالی باسرارہم قصدا لحن اختیار فرماتے ہین اور اسمین اونکے لیے کچھ اسرار ہین جنسے ہمارے انظار قاصر حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہان آبادی قدس سرہ کتاب المرقعات مین صلاۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ شریف کی ترکیب لکھکر آخر مین ارشاد فرماتے

همین بار درود بفرستد پس این رباعی یکهزار و یکصد و یازده بار بخواند ؎

ایدرکنی ضیما وانت ذخیری	أأظلم فی الدنیا وانت نصیری
فعار علی حامی الحمی وهو قادر	اذا ضاع فی البید اعقال بعیری

هر حاجتی که خواهد روا شود بلکه گاه باشد که روح مقدس حضرت (یعنی حضور غوث اعظم رضی الله تعالی عنه) ظاهر شود و جواب کار گوید بدانکه در لفظ حامی الحمی اختلاف ست شیخ بایزید میفرمود اگر این عمل برائے دیدن آنحضرت رضی الله تعالی عنه را بیکند حامی الحمار ممدود بخواند بکسر حا و بفتح همزه و در حاجت دوستی با کسے یا نوکری یا عروسی یعنی در آنچه در و معنی اتصال ست بضم همزه بخواند و در حاجت قهر اعدا یعنی آنچه در و کسر مطلوب باشد بکسر همزه بخواند اگرچه وزن بیت مساعدت نمیکند چه الف مقصوره میباید وزن ست نه ممدوده بلکه ترکیب نحوی نیز زیرا که فتحه همزه نباید بلکه کسره که مضاف الیه است شیخ فرید میر گهی بمن نوشت دو هزار و صد بار همچو اینم لفظ ضیم مرفوع بالفاعلیة لیکن شیخ بایزید منصوب میخواند بنابر آنکه تمیز میگفت از ضمیر مبهم در یدرکنی چنانچه ربه رجلا انتهی بلفظه الشریف وکهذا حضرات مشایخ وصیت فرماتے هین که جو لفظ اولیائے کرام قدست اسرارهم سے جسطرح منقول هوا اوسمین تغییر نکیجائے اگرچه اپنی نگاه مین لحن نظر آتے که اونکے لیے اسرار هین اور برکت اوسیمین هے جو اونکی زبان فیض ترجمان سے صادر هو لکمه تامنه الانصاف خیر الاوصاف قصیده مبارکه خمریه پر اعتراض کرنیوالا فرد حضرت امام اجل عارف اکمل سیدی و مولای محمد بن محمد بن حسین جلال الملة والدین البلخی رومی قدس سره الشریف کی مثنوی معنوی مطالعه کرے اوسمین جهان جهان عربی بندشین

ہین خواہ ابیات عدیدہ یا اشعار کاملہ یا پورے مصرع یا اجزاے مصاریع آئین صدہا
جگہ اس قسم کی باتین پائیگا جنپر بنظر قواعد عربیت وکلمات عرب حقیقۃً خواہ بطور معترض
غلط وخطا کا الزام آئیگا اور انکی تو گنتی ہی نہین جنہین تصحیح کرکے پڑھیے تو ایسے زحافات
مین پڑیے جو نظم فارسی مین ممنوع یا طبع وگوش کو سخت نامطبوع پھر کوئی گستاخ
بے ادب ہی انکی وجہ سے حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی کو معاذ اللہ ناواقف
یا بندش لطیف سے عاجز کہے یا جنون کامل کی ظل حمایت مین آکر مثنوی شریف کی
تصنیف لطیف حضرت مولوی کی ہونے سے منکر ہو مین صرف قسم اول کی چند نظیرین التقاط کرتا ہون فال

قدس اللہ تعالی سرہ وافاض علینا نورہ

ع تا الیہ یصعد اطیاب الکلم
ذا فلا زالت علیہ قائما
ع یا زخوان فابین ان یحملنہا
زاراصبنا عرابیا نجوان
ع کاد فقران یکن کفرا کبیر
ع لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح
سر ببر تا وارہد جان از عنا
الضیافۃ والقری لاہل النہی
ے اعط ما شاءوا وراموا وأتم
ع استعینوا فی الحرف یا ذو النہی
ع کل شیء ما خلا اللہ باطل

ے ہکذا تعرج وتنزل دائما
ع مرء مخفی لدی طی اللسان
ے سر اسیسنا لکرو یا بدان
ع یشہد اللہ والملک واہل العلم
ع گفت پیغمبر کہ عینای تنام
ے گوئی اللہ اکبر وآن شوم را
ے الکیاسۃ والادب لاہل الملک
ع لیک اذا جاء القضا عمی البصر
یا ظعینا ساکنا فی ارضہم
ع گفت المرء مع محبوبہ
ع گفت الیس اللہ بکاف عبدہ

ع چون مجہم حب یعمی و یصم		ع حب یعمیے و یصم ستائے حسن

اسمین قسم دوم کے نظائر بھی ملینگے الی غیر ذلک مما یکثر عدھا و یطول
سردھا سبحان اللہ کیا حضرت مولنا نہ جانتے تھے کہ غایین ان یحملہا مین ف
کے بعد ہمزہ مفتوحہ ہے نہ الف گیا وہ نہ سمجھتے تھے کہ ضمیر متکلم ی ہے نہ ئی گیا
وہنین نہ معلوم تھا کہ سی علی القلاع مین جیم ساکن نہین و قس علی ھذا اما تر کنا
حاشا وکلا حضرت مولوی روح اللہ تعالی روحہ کا علم عزیز اور کمال کبیر اور شان
عظیم اور مکان فخیم بہ پیش پا افتادہ باتین کیا ہین وہ قطعا وجزما عربیت کے بھی
حقائق و دقائق سے ماہر تھے اور یہ بندشین عمدا و قصدا فرمائی ہین جنپر باعث وہی
استغناء و بے پرواہی کہ مقصود صرف افادہ مقاصد عالیہ و نظم فوائد غالیہ ہے
اوسمین خلل نہ ہونا چاہیے رہے یہ زوائد جو وقت انکی اصلاح مین صرف کیجیے
اوتنی دیر امر اہم و اعظم ہی مین کیون نہ مصروف رہیے مین نہین جانتا کہ مخالف
حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی کی جناب مین کیا کہیگا عیاذا باللہ اگر طعن منظور
ہو تو مثنوی شریف کے آخر دفتر سوم کا مژدہ مبارک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم تعالی و تبارک **نکتۂ تاسعہ** فقیر نہایت تنزل پر آکر
کہتا ہے یا مورنہ زنہار دینی کمال نہ اوپر کسی کمال دینی کا توقف بلکہ زوائد حشو ہین
تو انمین کمی کیا محل مقال بیقدر نہ اوسکا ثبوت تو ہمین سے ظاہر کہ کفار اوسمین
شریک غالب ہین ولہذا اسباب مین شعرائے جاہلیت کا جو اعتبار ہی شعرائے
اسلام کا زنہار نہین اللہ عزوجل فرماتا ہے وما علمنہ الشعر وما ینبغی لہ اگر
کوئی دینی کمال ہوتا سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے بروجہ کمال ہوتا اور

انالی یہ تمامی مطلب ہمارا ہے

مقدمہ ثانیہ کے ثبوت مین حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم بس ہے اخرجہ
مسلم فی صحیحہ عن ام المؤمنین الصدیقة و انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہما حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما مین ہے خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ونحن نقرؤ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال
اقرؤا فکل حسن وسیجئ اقوام یقیمونه کما یقام القدح یتعجلونه ولا یتأجلونه
یعنے ہم تلاوت قرآن مجید کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
برآمد ہوئے ہم مین کوئی اعرابی بادیہ نشین تھا کوئی عجمی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے فرمایا پڑھے جاؤ سب اچھا ہے عنقریب کچھ لوگ آئینگے کہ اُسے ٹھیک کرینگے
جیسے تیر ٹھیک کیا جاتا ہے پھر اوسکے ذریعہ سے دنیا مانگینگے آخرت نہ چاہینگے
رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان ظاہر ہے کہ عجمیون اور اعرابیون کا لہجہ
عربیون کی برابر فصیح نہوگا بااینہمہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے
سب کی تحسین و تقریر فرمائی اور اوس تجوید بیمعنے پر تشنیع و نکیر فرمائی جسمین زوائد کا اہتمام
اور مقاصد کو سلام ہو والعیاذ باللہ رب العالمین صحابہ عجم و اعراب کا عرب
بالعد سے اس امر مین کم ہونا معاذ اللہ کیا موجب نقصان ہوسکتا ہے ہمارے پھر
رب عز و جل نے یہ فضل فصاحت جلیلہ و عربیت جزیلہ بھی بحمد اللہ تعالے ہمارے
آقائے کریم رضی اللہ تعالے عنہ سے اوٹھا نہ رکھا بہجة الاسرار شریف مطالعہ کیجیے
کہ حضور پر نور نے اپنے جد اکرم حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو
دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہین یا بنی لم لا تتکلم اے میرے بیٹے تو وعظ کیون نہین
فرماتا عرض کی یا ابتاہ مین ایک عجمی آدمی فصیحان عرب پر کیونکر کلام کرون

ارشاد ہوا مونھ کھول حضرت نے امتثال امر اقدس کیا حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سات بار لعاب دہن مبارک ہمارے آقا کے مونھ میں ڈالا اور فرمایا ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة اپنے رب کیطرف بلا حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ جناب غوثیت مآب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں اسکے بعد میں نماز ظہر پڑھکر وعظ کو بیٹھا خلق کا انبوہ عظیم دیکھا زبان نے یاری نکی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کو دیکھا منتہائے مجلس پر جلوہ افروز ہیں اور فرماتے ہیں یا بنی لم لا تتکلم اے میرے بیٹے کلام کیوں نہیں فرماتا عرض کی یا ابتاہ میری زبان بند ہو گئی فرمایا مونھ کھولو میں نے کھولا چھ بار لعاب دہن پاک ڈالا میں نے عرض کی ساتویں بار کیوں نہیں ڈالتے فرمایا تادباً مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے بعد بحار علوم نے سینۂ اقدس سے زبان اطہر پر موجیں ماریں اور وہ کلام فصاحت نظام بلا تکلف نہایت روانی و بیساختگی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ فصحائے عرب نے اوس فصاحت عجم کے حضور دعوے کی ٹوپیاں کیسر اتاریں ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۝ لمولٰنا معالی قدس سرہ العالی ۝

آن ترک عجم چون زرخ حسن طرب کرد ۔ بر پشت سمند آمدہ و صید عرب کرد

چون کاکل ترکانہ بر انداخت ز مستی ۔ تاراج گری کوفہ و بغداد و حلب کرد

خوبان کہ ز خوبی چو گل و لالہ نمودند ۔ تاراج ہمہ را زیر قدم کرد عجب کرد

آن ماہ چہ ماہیست و چہ شاہیست کہ از عشق ۔ ہر ذرہ کہ دریافت از و ہر چہ طلب کرد

داری خبرے ای مہ جیلی کہ معالی ۔ بر یاد تو القادر قادر ہمہ شب کرد

۵ ترکہ عجمی کاکل ترکانہ برانداخت	از خانہ برون آمد و صد خانہ برانداخت
آندم کہ عقیق لب او در سخن آمد	خون در دہن ساغر و پیمانہ برانداخت
۵ ہمہ شیرین لبان را مہر خاموشی نہی بر لب	چو بکشائی بشکر خندہ لعل شکر افشان را
۵ عجب ست با وجودت کہ وجود من بماند	تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
۵ یارب آن ترک عجم طرفہ ملاحت دارد	چہ ملاحت چہ فصاحت چہ صباحت دارد
در دم از خندہ او ناز و نمک می بارد	شور عالم ہمہ زان شد کہ ملاحت دارد
پیش او جملہ فصیحان عرب اعجمی آند	کہ لبش نازکی و لطف و فصاحت دارد
ہر شبے دیدہ من زان حیران ست	کہ برخسار تو این ماہ شباہت دارد
غرہتی بندہ شد آن مہوش گیلانی را	کہ فصاحت بملاحت بسماحت دارد

ولبعض الوالھین رحمہم اللہ تعالی ۵

کرشمہ کن و بازار ساحری بشکن	بغمزہ رونق احوال ساحری بشکن
بباد دہ سر و دستار عالمی یعنی	کلاہ گوشہ بآئین سروری بشکن
برون خرام ببر گوئے خوبی از ہمہ کس	سزائے حور بدہ رونق پری بشکن

۵ مین نثار تیرے کلام کے ملی یون تو کسکو زبان نہین

وہ سخن ہے جسمین سخن نہو وہ بیان ہے جسکا بیان نہین

ترے آگے یون ہین دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے موہنھ مین زبان نہین نہین بلکہ جسم مین جان نہین

اگر اس واقعے سے پیشتر بعض حروف نہ برطرز عرب فرماتے ہون معاذ اللہ کیا

محل مقال ہے اور اخبار و وقائع مابعد ممکن کہ بر سبیل الہام اخبار بالغیب ہون

واللہ سبحنہ وتعالی اعلم **نکتہ عاشرہ** یہ سب کلام اوس تقدیر پر تھا کہ اعتراض سے غرض معترض انکار نسبت ہو یعنی کہتا ہو کہ اس قصیدے کی عربیت محل کلام ہے لہذا حضور پرنور رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف اسکی نسبت صحیح نہیں اور اگر معاذ اللہ نشستان کا اعتراض کرتا ہو تو خاک بر روئے تعصب باد اسکا جواب روز قیامت پائیگا محبوبان خدا کی حرف گیری نہ کریگا مگر بد دین باعناد یا بے سعادت بد نہاد والعیاذ باللہ من کل فساد یہاں تک کہ اگر سب این وآن سے قطع نظر کرکے مان ہی لیا جائے کہ کسی محبوب کے بعض کلام مین کوئی لفظ بلحن صریح ہی واقع ہوا تاہم اونکا لحن غیرے صواب سے لاکھ درجے زیادہ اللہ عزوجل کو پسند ہے دیکھیے کہ حضرت مولوی قدس سرہ مثنوی شریف مین کیا ارشاد فرماتے ہیں

گر حدیثت کژ بود معنیت راست	آن کژی لفظ مقبول خدا است
در بود معنی کژ و لفظت سنی	آنچنان معنی نیرزد یک تسو

در بیان خطائے محبان کہ بہتر از صواب بیگانگان است

آن بلال صدق در بانگ نماز	حی را ہی خواند از روئے نیاز
تا بگفتند اے پیمبر نیست راست	این خطا اکنون کہ آغاز بناست
اے نبی و اے رسول کردگار	یک مؤذن کو بود افصح بیار
عیب باشد اول دین وصلاح	لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح
خشم پیغمبر بجوشید و بگفت	یک دو رمزے از عنایات نہفت
کاے خسان نزد خدا ہی بلال	بہتر از صد حی وحی قیل وقال
وامشورانید تا من رازتان	وانگویم زاخر و آغازتان

لہ فقیر میگویم ازین مصرع وہم از سیاق وسباق این پیدا توان برد کہ انکار از منافقان بود وحالا ہم طعن بر محبوبان نباید مگر از محجوبان والعیاذ باللہ فائدہ قال ابن قدامۃ فی المغنی یروی ان بلالا رضی اللہ تعالی عنہ کان یقول اسہد یجعل الشین سینا اھ وقد اشتہر علی الالسنۃ قدیما وحدیثا ان سین بلال عند اللہ شین لکن قال العلامۃ العماد ابن کثیر لا اصل لہ وقال السخاوی عن المزی لم یرد فی شیء من الکتب ... علی الالسنۃ العوام ... تعالی اعلم ۱۲ منہ

محبوبون کا لحن دوسروں کے صواب سے زیادہ پسند ہے

اللهم انی اعوذ بک من جهد بلائک واسألک حسن الادب
مع جمیع اولیائک آمین آمین اله الحق آمین والحمد لله رب العلمین

تنبیه نبیه

الحمد لله کلام اپنے منتہے کو پہنچا اور ارتیاب مرتاب اپنی سزا کو۔
اب مجھے اتنا ظاہر کرنا اور رہا ہے کہ اول تا آخر یہ سارا کلام مین نے اس
تسلیم پر مبتنی کیا ہے کہ قصیدۂ مبارکہ مین قوانین عربیت سے مخالفات
ہین معترض دیکھے کہ اس تسلیم پر بھی بحمد اللہ سرکار قادریت نے ہم پر کیا کچھ
لطف فرمایا اور کن کن وجوہ قاہرہ سے انکار منکر کو ہبا منثور کر دکھایا مگر ابھی
تو ہمین حضرت معترض کی مزاج پرسی کرنی ہے ذرا مہربانی فرما کر اپنے اعتراضات
تفصیلی سے اطلاع دین اور اوسوقت جواب تفصیلی کے مرتبے مین بھی ہم پر
ہمارے آقا کا فیضان دیکھین ہان ہان اصلا نہ شرمائین جہانتک اعتراض
خاطر مین آئین سب ایک ایک کرکے بیان فرمائین کچھ اوٹھا رکھنے کی تکلیف
ہرگز نہ اوٹھائین ہم بھی تو جانین کہ قصیدۂ مبارکہ مین ایسے کیا کچھ
اغلاط دیکھ پائے ہین جنکی بنا پر یہ شور اوٹھاتے ہین امید کرتا ہون کہ انشاء
اللہ القادر بیان کرتے وقت کھل جائیگا ع کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور
یا ھذا ہزار بار ہوتا ہے خصوصًا مجنون باخرد کے مقابلے مین کہ آدمی صحیح کو بھی لپٹتا ہے سو غلط سمجھ لیتا ہے

وکم من عائب قولا صحیحا		وآفتہ من الفہم السقیم

بارہا اہل تعصب وعناد خواہی نخواہی طعن وتشنیع کرتے ہین جب اثبات
دعوے کا وقت آتا ہے ادعائے باطل کے چہرے اوترتے ہین ۵

كضرائر الحسناء قلن لوجهها	حسدا و بغضا انه لدميم

یا ھذا دیکھ کہیں اثبات اغلاط کے وقت تیری ہی بیفہمی وجہالت اور علوم و فہوم سے حرمان و بطالت ثابت نہو ۔

یا ناطح الجبل العالی لیکلمہ	اشفق علے الراس لا تشفق علی الجبل

فقیر گویم ۔ اے آنکہ زنے سر بجبل تا کنیش ریش ؛ بر کوہ مبخشا و ببخشا بسر خویش ؛ عبد ضعیف غفر اللہ تعالے لہ نے اثنائے تحریر رسالہ مین قصیدہ مجیدہ خاص اسی لحاظ سے بنظر تفصیلی دیکھا بحمد اللہ اول سے آخر تک کوئی مقام ایسا نہ پایا جسے بعد احاطہ مسائل ادب والسنہ عرب و روش شعر و فن عروض و نکات معانی و لطائف غموض نظر ثاقب و فکر صائب غلط کہے الحمد مگر ایک آدھ جگہ کہ دغدغہ و خدشہ ہے وہ بھی ایسا کہ فضل قادریت شامل حال ہو تو انشاء اللہ القدیر اوتنا بھی نہ رہے اور بالفرض ایک آدھ بات مین شبہہ رہجائے تو اسی کو کوئی جاہل ہی موجب طعن ٹھہرائے انہین معلوم کہ جو لیسے مطاعن کے کانٹو مین اولجھیگا صحاح ستہ و شفائے قاضی عیاض و ہدایہ و خانیہ و خلاصہ و اشباہ و در مختار و غیرہا جلائل اسفار جنکا ذکر نکتہ ثانیہ مین گزرا اور اون کے مصنفین عالیمقدار کو کیا سمجھیگا اللہ عز وجل صدقہ اپنے محبوبوں کا سب اولیا و علما کے ساتھ صدق محبت و حسن ادب عطا فرمائے اور دین پاک و روش نیک پر دنیا سے اوٹھائے آمین انہ ولی ذلک والقدیر علیہ والخبیر

بیدیہ والامر الیہ وصلی اللہ تعالٰی وبارک وسلم علی المعالی
الرؤف الرحیم الاکرم وآلہ وصحبہ سادات الامم وابنہ
الکریم الغوث الاعظم وعلینا بھم یا ارحم الراحمین والحمد
للہ رب العلمین آمین امین یا اکرم الاکرمین سبحنک اللھم وبحمدک
اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔
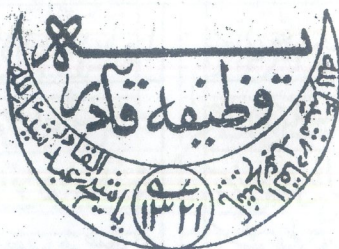
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلم على عباده الذين اصطفى لا سيما على هذا الحبيب المرتجى وآله وصحبه وابنه الكريم العظيم الرجا وأوليائه وعلمائهم اهل سنته اجمعين ابدا آمين

بسم الله الرحمن الرحيم

سقانی الحب کاسات الوصال	فقلت لخمرتی نحوی تعالی
داد عشقم جام وصل کبریا	پس بگفتم باده ام را سوی من آ
الصلا اے فضله خواران حضور	شاه بر جو دست و صهبا در وفور
بخش کردن گر نه عزم خسروی ست	آخر این نوشیده خواندن بهر چیست
سعت ومشت لنحوی فی کؤس	فهمت بسکرتی بین الموالی
شد دوان در جامها سویم روان	واله سکرم شدم در سروران
سکر تو از دگر و فسکر اکبر بود	سکر کو چون حکم خود بر می رود
سوی خم بر بوی مے مردان دوان	باده خود سویت بیاید سر دوان

چندسال دیگر زدکه فقیر
این ترجمه ساز کرده نگاشتم و
فا وراد یاچه درکشتم آن
تاریخ تاریخی کرده الکشتم آن
شنو خالا یافتم و نه آن نام در
خاطر ماندم نه سال التصنیف
لاجرم محاطا سال طبع این نامه
مقرر شد والله المستعان
از برزو القیلی ۱۲ امنه
حفظه ربه

فقلت لسائر الاقطاب لموا ‏— تعالی وادخلوا انتم رجالی

گفتم اے قطبان بعون شان من ‏— جملہ در آئید تان مردان من

جمع خواندی تا قوی دلہا شوند ‏— ہم ز عون حال خود داوی کنند
ورنہ تا بام حضور تو صعود ‏— حاش للہ تاب ویارائے کنند

وھموا واشربوا انتم جنودی ‏— فساقی القوم بالوافی ملالی

ہمت آرید و خورید اے لشکرم ‏— ساقیم داده لبالب از کرم

شکر حق جام تو لبریز مے ست ‏— ہر لبالب را چکیدن در پئے ست
تا بما ہم آید ان نثار العظیم ‏— آن نصیب الارض من کأس الکریم

شربتم فضلتی من بعد سکری ‏— ولا نلتم علوی واتصالی

من شدم سرشار و سورم می چشید ‏— رخت تا قرب علوم کے کشید

فضلہ خوار انش شہان و من گدا ئے ‏— روئے آنم گو کہ خواہم قطرہ لا
بلکہ جود شہیم گفتہ ملا ئے ‏— کے طلب لا نشنوی اینجا نہ لا

مقامکم العلی جمعا ولکن ‏— مقامی فوقکم ما زال عالی

جائے تان بالا ولے جایم بود ‏— فوق تان از روز اول تا ابد

جات بالاتر زو ہم جا تہا ‏— جا تہا خود ہست بہر پا تہا
پا تہا چبو کہ سرہا زیر پات ‏— پات ہم کے چون فرود آئی زجات

صنعت اتصال تربیعی
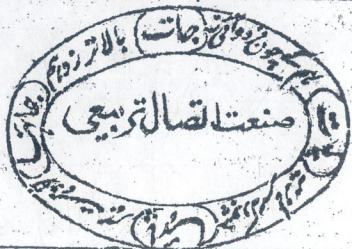
انا فی حضرة التقریب وحدی — یصرفنی وحسبی ذو الجلال

یکه در قرب خدا گرداندم — حال و کافی آن جلیل واحدم

ایکه می گرداندت آن یکتا غیر — حال ما گردان ز شرهای ستیز
تاج قربش شادمان بر سر بنه — شیئ لله قرب خود ما را بده

انا البازی اشهب کل شیخ — ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی

باز اشهب ما و شیخان چون حمام — کیست در مردان که چون من یافت کام

چند اشهباز طیرستان قدس — ای شکار پنجهات مرغان قدس
شادمان بر قمری و گوشتزان — گه نگه بر خسته چندے هم فگن

کسانی خلعة بطراز عزم — وتوجنی بتیجان الکمال

خلعتم با خوشش نگار عزم داد — بر سرم صد تاج دارائی نهاد

یارب این خلعت همایون تا نشور — حله پوشا یک نظر بر زشت عور
تاج را از فرق خود معلرج ده — بر سرم از خاک راهت تاج نه

واطلعنی علی سر قدیم — وقلدنی واعطانی سؤالی

آگهم فرمود بر راز قدیم — عهده داد و جمله کام آن کریم

عهده از تو عهد از تو ما ز تو — ما بظل نعمت و هم ناز تو
بیگلے وخ وخ زمان خرمی ست — شوئے ما شنید شحنه حالا ترس کیست

وولانی علی الاقطاب جمعاً — فحکمی نافذ فی کل حال

والیم کرده بر اقطاب جهان — پس بهر حال ست حکمم من روان

اے ثریا تا ثرے امرت امیر — کجروے بے حکم را در حکم گیر
پیش از آن کافتد سوے آتشن بنا — نرم نرم از دست لطفت رست آسا

فلو القیت سری فی بحار ... لصار الکل غوراً فی الزوال

راز خود گر افگنم اندر بحار ... جمله گم گردد فرو رفته بغار

نفس و شیطان نزعِ جان گور و نشور ... نامه خواندن بر سرِ خنجر عبور

ناخدایا هفت دریا در رهم ... دست گیر ای یم ز رازت کم زنم

ولو القیت سری فی جبال ... لدکت واختفت بین الرمال

رازم ار جلوه دهم گردد جبال ... پاره پاره گشته پنهان در رمال

ای ز رازت کوه کاه و کاه کوه ... کاهِ بیجان راست سدّ راهِ کوه

طاعتم کاه است جرمم کوه زار ... کوه را کاه و زِ پیسر ور کاهِ زار

ولو القیت سری فوق نار ... لخمدت وانطفت من سر حال

پرتوِ راز افگنم گر بر اثیر ... سرد و خامش گردد از رازم سعیر

نیز امن نار جرمم افروختم ... هم دل زارم در آتش سوختم

زار من از زور خود با هوش کن ... نار من از نور خود خاموش کن

ولو القیت سری فوق میت ... لقام بقدرة المولی تعالی

راز خود بر مرده گر افگنم ... زنده بر خیزد باذن ذو الکرم

ای نگاهت زنده ساز مردها ... چیست پیشت دردِ دل افسردها

این لباست جلوه بار شهار کن ... هم بفضل مرده ام را زنده کن

وما منها شهور او دهور ... تمر و تنقضی الا اتا لی

نیست شهرے نیست دهرے رهرو ... تا نیاید بر درم پیش از ظهور

ای درِ تو مرجع هر دهر و شهر ... بندگانت را چه ترس از دست دهر

هر سه عمرم کن از مهرت بخیر ... خیر محضا من چه بینم هیچ خیر

وتخبرنی بما یأتی ویجری   وتعلمنی فاقصر عن جدالی

جمله گوید با من از حال و صفت   از جدالم دست کوته بایدت

گوش الله رسید این شه را جلال   عرض بیگی در او ماه و سال
در جدالش کے کجا یابی امان   خود کنیز او زبین بنده زبان

مریدی هم وطب واشطح وغنی   وافعل ما تشاء فالاسم عالی

بنده ام خوش می سرا بیباک و مست   هر چه خواهی کن که نسبت بر تر است

این سخن را بنده باید بنده گو   بنده کن اے بادشاه بنده جو
شاد و پاکو بان رود جانم ز تن   بر مریدے هم وطب واشطح وغنی

مریدی لا تخف الله ربی   عطانی رفعة نلت المنال

رب من حق بنده از ترسے منال   رفعتم آمد رسیدم تا منال

اے ترا الله رب محبوب اکبے   طرفه مربوبی و محبوبی عجب
رب واکب پاکت نمود از ریب و عیب   از دلم بر کش شها هر عیب ریب

مریدی لا تخف واش فانی   عزوم قاتل عند القتال

بنده ام ترسے مدار از بدسگال   سخت عزم و قاتلم وقت قتال

شکر حق با بندگان شه را سر است   خانه زادیم زباب و مادر ست
بنده ات را دشمنان مانند خس   یا عزوما قاتلا فریاد رس

طبولی فی السما والارض دقت   وشاؤس السعادة قد بدالی

نوبتم در خضری و غبرا زدند   شد لقب هو کبم بخت بلند

یارب این شه را مبارک دیر بازی   تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز
بادشاها شکر سلطانی خویش   یک نگاهے بر گدائے سینه ریش

بلاد الله ملکی تحت حکمی ووقتی قبل قلبی قد صفا لی

ملک حق ملکم نه فرمان من وقت من شد صاف پیش از جان من

بارک الله وسعت سلطان تو شرق تا غرب آن تو فرمان تو

تیره وقتی خیره بختے سینه ریش برور آمد ده زکوة وقت خویش

نظرت الی بلاد الله جمعا کخردلة علی حکم اتصال

درنگاهم جمله ملک ذوالجلال دانه خردل سان بحکم اتصال

ده که تو می بینی ما در گناه آه آه از کور رے ما آه آه

چشم ده تا زین بلاها وارهیم روے تو بینیم و بر پا جان دهیم

وکل ولی له قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال

هر ولی را یک قدم دادند ما بر قدمهاے نبی بدر العلے

گام جا نهی تو بگام مصطفے حیف بر خطوات دیو آیم

گام بر گام سگے مار امبین دست ده بر کشش سوے راه مبین

درست العلم حتی صرت قطبا ونلت السعد من مولی الموالی

درس کردم علم تا قطبے شدم کرد مولاے موالی اسعدم

اے سعید بو سعید سعد دین سعد چرخت بنده اے سعد دین

نے همین سعدی کشا ها سعد کن سعد کن نا سعد با سعد کن

رجالی فی هواجرهم صیام وفی ظلم اللیالی کاللآلی

در تموز روزه حبیشم روزه دار در شب تیره چه گوهر نور بار

کار مردانت صیام ست و قیام کام ما در غور و بام و خواب و شام

مرد کن یا خاک راهت کن شتاب این بهائم را چنان گو کن تراب

انا الحسنی والمخدع مقامی	واقدامی علی عنق الرجال
از حسن نسل من در مخدع مقام	پائے من بر گردن جملہ کرام
سر ورا ما ہم براہ افتادہ ایم	پائمالت را سرے بنہادہ ایم
گل براہا یک قدم گل کم بدان	خستگ سد مرو دامن کشان
انا الجیلی محی الدین اسمی	واعلامی علی راس الجبال
مولدم جیلان و نامم محی دین	رائتیم بر قلہہائے کوہ بین
اے ز آیات خدا رایات تو	معجزات مصطفے آیات تو
جلوہ دہ از رایتت این آیتت	چون منی محشور زیر رایتت
وعبد القادر المشہور اسمی	وجدی صاحب العین الکمال
نام مشہور ست عبد القادرم	عین ہر فضل آن جد اکبرم
آن جدت چون نباشد آن تو	وارثی اے جان من قربان تو
بر رضا گا تا فصت افشان نوال	یک چشیدن آبے از بحر الکمال
خفتہ دل تا چند تنگ زیستن	بر رخش از بحر فضل آبے بزن
تشنہ کامے پا بدامے کردہ عشق	بحر سائل را بگو خود رو برش
رو برش او را برش بیدار ساز	ہوش بخش و گوش بخش و جان نواز
جان نواز اجان فدائے نام تو (اے بر باشیدن!)	کام جان دہ اے جہان در کام تو

این دعا از بندہ آمین از ملک
پور رشش از بغداد اجابت از فلک

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ
اجمعین آمین

فہرست کتب موجودہ مطبع اہل سنت وجماعت از تصانیف حضرت عالم اہل سنت مدظلہ العالی طلبہ کیواسطے انکی قیمتوں میں بقدر ربع تخفیف کردی گئی ہے

نمبر	کتاب	مضمون	صفحات	قیمت
۱	حاجز البحرین	رد غیر مقلدین عموماً ومولوی نذیر حسین خصوصاً	۱۶۰	۴ر
۲	الفضل الموہبی	رد غیر مقلدین میں بے نظیر لاجواب رسالہ	۲۴	؍
۳	شرح المطالب	دربارہ عدم اسلام ابیطالب و در رد روافض	۷۶	۲ر
۴ و ۵	وصاف الرجیح مع انتصار الہدی	بسم اللہ تراویح کے باب میں گنگوہی خیال کا رد	۶۴	۲ر
۶	اطائب الصیب	تقلید کے فرض قطعی ہونے کا ثبوت	۴۸	۱ر
۷	فتاوی الحرمین	رد ندوہ وجملہ بد مذہبان میں حرمین شریفین کے فتوے	۲۵۲	۱۲ر
۸ و ۹	الکوکبۃ الشہابیہ مع صمصام سنیت	کفریات امام وہابیہ کے ثبوت میں لاجواب بے مثال کتاب	۱۱۲	۳ر
۱۰	السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	اقوال قادیانی کے کفر ہونے کا اثبات	۲۴	؍
۱۱	وقع زیغ زاغ	گنگوہی صاحب کا کوے کی حلت میں جواب سوالات سے عاجز آنا	۲۴	؍
۱۲ و ۱۳	تیرہ وضیہ مع طرہ رضیہ	حج کے ضروری ومفید مسائل وترکیب	۴۸	۲ر
۱۴	الحیام الصادعین سنن الصناد	صناد کی تحقیق اور غیر مقلدین جو ظاد پڑھتے ہیں اسکے رد میں بے مثال رسالہ	۲۸	۱ر
۱۵	اظہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار	نماز غوثیہ کے ہر ہر فعل کے شرعی ثبوت ونکات اور وہابیہ کا رد واستیصال	۶۰	۲ر
۱۶	ازالۃ العار	وہابیہ وغیرہم بد مذہبوں سے مناکحت ناجائز ہونیکا ثبوت	۲۸	۱ر

نمبر	کتاب	مضمون	صفحات	قیمت
۱۷	رد الرفضہ	روافض زمانہ سے مناکحت باطل اور وہ سنی مورث کا ترکہ نہیں پاسکتے	۲۰	؍
۱۸	ایذان الاجر فی اذان القبر	بعد دفن اذان کہنے کا پندرہ دلائل سے ثبوت	۲۴	؍
۱۹	برکات الامداد لاہل الاستمداد	محبوبان خدا سے استعانت کا ثبوت	۳۲	۱ر
۲۰	الیاقوتۃ الواسطہ	شغل برزخ کا ثبوت اور وہابیہ کا رد	۲۴	؍
۲۱	وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید	معانقہ عید ومصافحہ صبح وعصر کا ثبوت	۲۴	؍
۲۲	صفائح اللجین	دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت اور وہابیہ کا رد	۴۰	۱ر
۲۳	جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ	ختم نبوت پر دلائل قاہرہ اور اسکے منکرین طائفہ قاسمیہ امیریہ وقادیانیہ وغیرہم کی تکفیر پر نصوص	۱۲۰	۴ر
۲۴	الزمزمۃ القمریہ	قصیدہ غوثیہ شریف مع ترجمہ اور اسکی عربیت کے متعلق جلیل مباحث	۴۸	۱ر
	تصانیف تلامذہ واحباب			
۲۵	تنبیہ الجہال	ہفت خاتم وشش کا [illegible]	۱۰۰	۲ر
۲۶	مشتر قستان قدر	فن شعر ومسائل علم کے متعلق نفیس فائدے	۸۲	۲ر
۲۷	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی	ادعائے قادیانی کا رد	۶۰	۱ر
۲۸	دین حسن	ہنود ونصاری کی تحریرات میں اسلام کی مدح	۳۶	۱ر